تعارف قادیانیت

(بانی، عقائد، عزائم)

297.87
66 ت
91009

پروفیسر محمد الیاس اعظمی

Marfat.com

تعارف قادیانیت

(بانی، عقائد، عزائم)

پروفیسر محمد الیاس اعظمی

DATA ENTERED

فروغ فکر رضا و طاہر پبلیکیشنز

اردو بازار لاہور

Marfat.com

297.85
661
91009

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب : تعارف قادیانیت (بانی، عقائد، عزائم)

تالیف : پروفیسر محمد الیاس اعظمی

پروف ریڈنگ : حافظ غلام یٰسین فیضی، تجمل حسین،

کمپوزنگ : محمد یامین مصطفوی 03064455420

اشاعت اول : جولائی 2010ء

تعداد : 1000

طباعت : فروغ فکر رضا و طاہر پبلیکیشنز لاہور

قیمت : -/60 روپے

ملنے کا پتہ:

☆ مرکزی سیل سنٹر منہاج القرآن 365۔ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

☆ نوریہ رضویہ پبلیکیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ A فیصل آباد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

حضرت علامہ صاحبزادہ سید ھدایت رسول شاہ قادری

(مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد) کے نام

جنہوں نے سالانہ ردقادیانیت کورس کا اجراء کر کے اہل سنت کے اندر فکر ونظر کو ایک نیا رخ دیا۔

اللہ تعالیٰ شاہ صاحب موصوف کو علم وعمل کی بلندیوں سے مزید سرفراز فرمائے (آمین)

محمد الیاس اعظمی

قصور

Marfat.com

حسنِ ترتیب

1	پیش لفظ	9
2	مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا خاندان	17
3	مرزا جی کی نسل	19
4	مرزا قادیانی اپنے کردار کے آئینہ میں	20
5	مرزا جی کا ذوق شاعری	21
6	حکومت برطانیہ اور مرزا غلام احمد قادیانی	24
7	مرزا کا مذہب	26
8	مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی عقائد	36
9	تقدیس رسالت کی پامالی	39
10	قرآن مجید کی توہین	41
11	پوری ملت اسلامیہ پر فتویٰ کفر	42
12	مسلمانوں کی طرف سے ردعمل	43
13	پاکستان اور قادیانیت	57
14	قادیانیت کا سیاسی پس منظر	57

15	برطانوی حکومت کی بے چینی کا اصل سبب	57
16	مرزا جی کا اقبالی بیان	60
17	مرزا خاندان اور برطانوی عنایات	64
18	تعریفی سرٹیفکیٹ	64
18	سرکاری عہدے اور مراعات	65
20	زمینوں کے نذرانے	66
21	ربوہ کی جاگیر	67
22	مسلم لیگ، کانگریس اور قادیانیت	69
23	ناظم امور خارجہ قادیان کا اپنی جماعت کو خط	70
24	مسلم لیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں	71
25	پاکستان اور قادیانیت	73
26	ضلع گورداسپور اور قادیانیت	75
27	پاکستان اور قادیانی راہنما	76
28	نیشنل لیگ بمقابلہ مسلم لیگ	77
29	مسلم لیگ میں شمولیت کی ممانعت	78
30	کانگریس اور مرزائیت	78

Marfat.com

پیش لفظ

20ویں صدی میں اٹھنے والی اسلام دشمن تحریکوں میں سے خطرناک ترین تحریک قادیانیت ہے۔ جو اپنے وُجود میں آنے سے لے کر اب تک دین حق کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ قادیانی ازم سے تعلق رکھنے والوں نے اسلام کا لبادہ اٹھ کر جو نقصان اس کو پہنچایا ہے، وہ کسی اور نے نہیں پہنچایا، جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس خود ساختہ سیاسی ازم کے پجاریوں نے زہر پر شکر چڑھا کر سادہ لوح مسلمانوں کی متاع ایمان کو اس طرح لوٹا ہے کہ انہیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہماری دولت ایمان چھن چکی ہے۔ یوں دشمن اسلام اس گروہ نے ملت اسلامیہ کو جو نقصان پہنچایا ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

زیر نظر کتابچہ میں انتہائی اختصار اور بڑے ہی آسان پیرائے میں ہندوستان سے اٹھنے والی اس ارتدادی تحریک اور اس کے بانی کے عقائد و نظریات اور سرگرمیوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ عام مسلمان کفر و ارتداد کے علمبردار اس گروہ کی چال بازیوں اور فتنہ سامانیوں سے آگاہی حاصل کر کے اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

موضوع سے متعلق راقم کی یہ تحریر اس سے پہلے ایک کتاب پر مقدمہ کے صورت میں چھپ چکی ہے۔ مگر اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر معمولی تغیر کے بعد اس کو الگ مستقل کتابچے کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ رب اللعالمین کی بارگاہ عالیہ میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم خاتم النبیین ﷺ کے صدقہ میں میری اس ادنی سی کاوش کو قبول فرما کر میرے والدین، میرے بہن بھائیوں، میرے اساتذہ اور میرے مخلص احباب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

Marfat.com

آخر میں میں ان تمام احباب جنہوں نے کسی بھی طرح میرے ساتھ تعاون کیا ہے، بالخصوص عزیزی القدر محمد یامین مصطفوی، عزیزی حافظ غلام یٰسین فیضی، عزیزم تجمل حسین، محترم محمد اکرم خطاط کا شکریہ ادا کرنا اہم فریضہ سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب گرامی کو اپنی خصوصی نوازشات سے سرفراز فرمائے اور ہر قسم کی آفات و بلیات سے اپنی پناہ میں رکھے۔

آمین بجاہ سید الامین ﷺ

محمد الیاس اعظمی

22 مئی 2010ء بروز ہفتہ

Marfat.com

قادیانیت، اسلام کے متوازی ایک ایسی سیاسی تحریک ہے جس نے مذہبی لبادہ اوڑھ کراوراپنے مخصوص نظریات کومذہب کا نام دے کرانسانی معاشرے کے اندرایک ایسامذہبی خلفشار پیدا کیا ہے کہ اس کے گلشن ایمان کی بہاروں کوچھین کرخرمن امن کوخاکستر کردیا ہے۔

انسانیت کے نام پر بدنما دھبہ قادیانیت کا اگرمختصر تعارف کرانا چاہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اپنے کافرانہ اور باطل عقائدونظریات کے پیرہن میں ملبوس اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کا لے پالک ہے۔مغربی سامراج اوریورپین اقوام کے ساختہ پرداختہ اس سیاسی مذہب کا واحد مقصد اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی اوروسائل کے ذریعہ سے اسلام کی بنیادوں کومنہدم کرکے دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ دنیامیں عملاً باطل کا مذہبی نظام قائم ہوجائے۔

لیکن قادیانیت اوراس کے سرپرست شایداس حقیقت سے آگاہ نہیں تھے یاانہوں نے جان بوجھ کراس کوپس نظر کردیا کہ ملت اسلامیہ کی صدیوں پرمحیط تاریخ اس پرگواہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر مختلف فتنے پیدا ہوئے،شورشیں ہوئیں، دنیا کے مختلف براعظموں پراسلامی اقتدار کا پھریرا صدیوں تک لہراتا رہا،انسانی زندگی کے ہرپہلواور ہرحوالے سے عروج مسلمانوں کی قدم بوسی کرتا رہا،پھرآپس کے اختلافات،اغیار کے پیداکردہ فتنوں،تخت نشینی کی جنگوں کے نتیجہ میں زوال وپستی میں بھی گرے،مسلمانوں کواقتدار سے محروم بھی کیا گیا،ان کا نظام تعلیم چھین لیا گیا،نظام عدلیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی،مسلمانوں کے علمی خزانوں کولوٹ کرمغرب کی تاریکی کونورعلم سے روشن کیا گیا،جوعلمی موتی مغرب کی لائبریریوں میں نہ لے جاسکے،ان کوندرآتش یاپھردریاؤں اورسمندروں کی لہروں کے سپرد کردیا گیا۔

Marfat.com

غرض یہ کہ مسلم امہ نے اپنی قومی وملی، دینی ومذہبی، سیاسی وسماجی اور تہذیبی وتمدنی زندگی میں ہزاروں نشیب وفراز دیکھے۔ عروج وزوال کی اس داستان ہوشربا میں مسلمانوں نے بہت کچھ کھویا ہے لیکن اس کے باوجود ان کے پہلو میں تڑپنے والے دل میں اپنے رسول حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس واطہر کے ساتھ غیر متزلزل، غیر مشروط اور لاشریک محبت اور آپ ﷺ پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ اور ایمان ایک ایسی سرمدی دولت اور ابدی ثروت ہے کہ جس میں کبھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں۔

دینوی اور سیاسی حالات سے مجبور ہو کر یا اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے مفادات کے سودے بھی کئے گئے مگر دولت ایمان اور عشق نبی ﷺ کے مقابلہ میں دینوی مفادات کے حصول کا سودا کرنے کے داغ سے اس امت کا دامن ہمیشہ بچا رہا ہے۔ اس امت نے یا اس کے سیاسی زعماء نے ہوسکتا ہے تاریخ کے کسی مرحلے پر عہد شکنی کی ہو، وقتی مصلحتوں اور عارضی مفادات کے سحر میں کھو کر عہد وفا نبھانے کی بجائے بے وفائیاں بھی کی ہوں گی مگر ان سب امور کے درست ہونے کے باوجود مسلمانوں نے اپنے محبوب نبی مکرم ﷺ کے ساتھ عہد محبت کرنے کے بعد کبھی آپ ﷺ کی زلفوں سے بے وفائی نہیں کی بلکہ تاریخ کا ورق ورق اس پر گواہ ہے کہ جب بھی کسی بدبخت نے اس مرکز محبت کی طرف نگاہِ غلط انداز میں دیکھنے کی جسارت کی تو اس کے اس شیطانی اور مکروہ عمل نے مسلمانوں کے دلوں کے اندر بھڑکنے والی ایمان کی چنگاری کو شعلہ جوالہ بنا دیا جو بالآخر آتش فشاں کی صورت میں پھٹا اور اس نے ایسے گستاخ کی زندگی کا چراغ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گل کر کے رکھ دیا۔ اپنے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ دیوانہ وار عشق وجنوں کی داستانہائے عزیمت سے تاریخ اسلام کا دامن بھرا پڑا ہے۔

ایسے چند نمایاں تر اور اہم ترین سرفروشان نبوت اور شہیدان ناموس رسالت کے نام درج

Marfat.com

ذیل ہیں۔

☆غازی علم دین شہید (۱۹۰۸ء-۱۹۳۹ء بمطابق ۱۳۲۶ھ-۱۳۴۸ھ میانوالی)

☆غازی عبدالقیوم شہید (۱۹۱۲ء-۱۹۳۵ء)

☆غازی مرید حسین شہید (۱۹۱۵ء-۱۹۳۷ء)

☆غازی میاں محمد شہید (۱۹۱۵ء-۱۹۳۸ء)

☆غازی عبدالرشید شہید (۱۹۲۷ء)

☆غازی محمد اسحاق شہید (۲۵-۳-۱۹۳۶ء)

☆غازی محمد صدیق شہید (۱۹۱۴ء-۱۹۳۵ء)

☆غازی محمد عامر چیمہ شہید (مئی ۲۰۰۶ء جرمن)

''سلام تم پر اے شہیدان راہ وفا''

ایسی باعزت ملت کی اپنے رسول ﷺ کی ذات اقدس سے وفاداری کے بارے میں تردد کا شکار رہنے والا کج فہم اور کم عقل بلکہ بے وقوف ہی ہوگا، جو ملت کو جھانسہ دینے کی کوشش کرے۔تاریخ عالم کے کوتاہ بینوں میں سے ایک مرزا غلام قادیانی بھی تھا،جس نے اپنے برطانوی آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی۔اس نے ملت اسلامیہ کے وجود کو پارہ پارہ کرنے کے لیے اس کے ایمان کی آہنی بنیاد ''عقیدہ ختم نبوت'' پر شیطانی سوچ کے حملے کر کے، گرانے کی مکروہ و مذموم کوشش کی مگر خسران اور ابدی لعنت اس کا مقدر ٹھہری۔

Marfat.com

لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قوت از او
حفظ سر وحدت ملت از او
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ بست
دل ز غیر اللہ مسلمان برکند
نعرہ لا قوم بعدی مے زند

(علامہ محمد اقبالؒ)

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد

Marfat.com

بانی

مرزا غلام احمد قادیانی

Marfat.com

Marfat.com

مرزا غلام قادیانی اور اس کا خاندان:

مرزا غلام قادیانی نے سکھ عہد میں ہندوستان کے ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) کے ایک گاؤں قادیان میں حکومت برطانیہ کے زرخرید غلام خاندان مغل برلاس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر جنم لیا۔ مرزا کے سن پیدائش کے حوالے سے خود ان کے خاندان اور پیروکاروں میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ خود مرزا کا اپنا بیان ہے:

> ''میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں 1857ء میں سولہ برس یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش بروت کا آغاز نہیں تھا''۔(۱)

یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ مرزا کے خاندان اور پیروکاروں کو مرزا کے اس بیان پر کوئی اعتماد نہیں ہے اس لیے وہ مرزا کے مختلف سالہائے پیدائش بیان کرتے ہیں۔ مثلاً مرزا کا اپنا بیٹا بشیر الدین محمود ایم اے درج ذیل سنین بیان کرتا ہے:

(۱) ''۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے۔''(۲)

(۲) ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ء ہو سکتا ہے۔''(۳)

---

(۱) کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹، خزائن ۱۳/ ۱۷۷، نظارت اشاعت ربوہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ سن ندارد

(۲) سیرت المہدی حصہ دوم، ص ۱۵۰ مطبوعہ قادیان

(۳) سیرت المہدی حصہ سوم، ص ۷۴ مطبوعہ قادیان

Marfat.com

(۳) ''بس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔''(۱)

(۴) ''دیگر ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔''(۲)

یہ تو مرزا کی پیدائش تھی۔ اب ذرا اس کی جنس بھی ملاحظہ ہو مرزا اپنا ایک الہام یوں بیان کرتے ہیں:

''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''(۳)

مرزا جی کو یہ بھی اعتراف ہے کہ وہ انثیت کے مادہ کے ساتھ پیدا ہوئے۔ چنانچہ وہ ایک جگہ اپنے ساتھ (جڑواں) پیدا ہونے والی بہن کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے۔

شیخ عبدالقادر کے بقول:

''آپ توام پیدا ہوئے تھے اور وہ لڑکی جو آپ سے پہلے پیدا ہوئی وہ چند روز کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے آپ بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکُلّی الگ کر دیا۔''(۴)

---

(۱) سیرت المہدی حصہ سوم، ص ۷۶

(۲) ایضاً ص ۱۹۴

(۳) تتمہ حقیقت الوحی، روحانی خزائن ۲۲: ۵۸۱ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۴) حیات طیبہ ص: ۱۲ طبع دوم سن ندارد مطبوعہ لاہور

Marfat.com

مرزا کی نسل:

کوئی بھی انسان بیک وقت ایک نسل سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ مگر پوری انسانی تاریخ میں صرف مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے بیک وقت متعدد نسلوں سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مرزا کی نسل سے متعلق ان کے اپنے اقوال ملاحظہ ہوں:

''اب میرے سوانح اس طرح پڑھیں کہ:

میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پڑدادا کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔'' (۱)

فارسی نسل:

''میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباء اولین فارسی تھے۔'' (۲)

اسرائیلی اور فاطمی:

''میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔'' (۳)

بنی فاطمہ:

''بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات

---

(۱) کتاب البریہ ص ۱۳۴، روحانی خزائن ۱۳ ص ۱۶۳-۱۶۲ مطبوعہ ربوہ

(۲) ایضاً حاشیہ ۱۳۵، روحانی خزائن ۱۳:۱۶۳

(۳) ایک غلطی کا ازالہ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۲۱۶، مطبوعہ ربوہ سن ندارد

میں سے تھیں۔"(۱)

ہم صرف ان چند نسلوں کے بیان پر ہی اکتفا کرتے ہیں ورنہ مرزا جی نے اور بھی بہت سی نسلوں میں سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ان سب کا ذکر کرنا تضیع وقت اور اسراف قرطاس ہے۔البتہ جو اس نے اپنی حقیقت بیان کی ہے وہ ملاحظہ ہو:

مرزا جی کی حقیقت:

مرزا جی ایک شعر میں اپنی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار(۲)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کردار کے آئینہ میں:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زندگی اور ذاتی کردار کے اعتبار سے ایک ایسی شخصیت ہے کہ جس کو نسلِ انسانی میں شمار کرنا بھی انسانیت کی توہین ہے۔وہ عملی اعتبار سے بد اخلاق، فحش گو، افیونی اور شراب کا رسیا، زانی اور بدکار، انسان نما بہروپیا تھا جس نے اپنے بدن پر مختلف خول چڑھا رکھے تھے۔صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ بھی کبھی کبھار زنا کیا کرتے تھے۔ہمیں تو اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا

(۱) نزول المسیح حاشیہ روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۴۲۶ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) درثمین ص ۹۴، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۵۱ء

Marfat.com

رہتا ہے۔"(۱)

مرزا جی کا ذوق شاعری:

یہ ایک عام اور مسلمہ حقیقت ہے کہ "ظرف میں جو ہوگا ٹپکے گا وہی"، مرزا جی کے ذاتی کردار کے حوالے سے یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مرزا کا صرف ظاہری کردار ہی قابل نفرت نہ تھا بلکہ ان کا اندر بھی بد باطنی کا شاہکار تھا۔ ان کی سوچ اور فکر و خیال میں ہی بد خلقی اور شقاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی نثر و نظم دونوں میں اپنی بداخلاقی کے خوب مظاہرے کئے ہیں۔ ذیل میں ان کے چند اشعار درج کئے جا رہے ہیں۔ آپ انہیں پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آیا یہ کسی شریف طبع انسان کا کلام ہو سکتا ہے۔ چہ جائیکہ روحانی مراتب کے مدعی کا۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں:

چپکے چپکے حرام کروانا — آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے — ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اُس کو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن — پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زنِ بیگانہ پر یہ شیدا ہیں — جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش اُنہیں — خوب جورو کی حق گزاری ہے
تاکہ کروائیں پھر اسے گندی — پاک ہونے کی انتظاری ہے(۲)

Marfat.com

مرزا کی عاشقانہ شاعری کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا
ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

نہیں منظور تھی گر تم کو اُلفت تو یہ مجھ کو جتلایا تو ہوتا
مری دل سوزیوں سے بے خبر ہو مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا(۱)

مرزا غلام قادیانی ایک چلتا پھرتا ہسپتال:

ذہنی وفکری اور بداعمالی کی بیماریوں کے علاوہ جسمانی وبدنی طور پر بھی مرزا غلام قادیانی کو اتنی کثیر بیماریاں لاحق تھیں گویا کہ وہ ایک چلتا پھرتا ہسپتال تھا۔ تفصیلات میں جائے بغیر مرزا کی بیماریوں کی ایک مختصر فہرست مع حوالہ ملاحظہ ہو:

(۱) کمزوری ونامردی (تریاق القلوب، ص ۷۵، روحانی

Marfat.com

(۲)	ذیابطیس (شوگر)	(ایضاً)
(۳)	تشنج	(ایضاً)
(۴)	سردرد	(اربعین نمبر ۳، ۴ص ۴)
(۵)	کم خوابی	(اربعین نمبر ۳، ۴ص ۴)
(۶)	کثرت پیشاب	(اربعین نمبر ۳، ۴ص ۴)
(۷)	لکنت	(سیرت المہدی ۲۵/۲)
(۸)	داڑھوں کا کیڑا	(سیرت المہدی ۱۲۵/۲)
(۹)	مائی اوپیا	(سیرت المہدی ۱۱۹/۳)
(۱۰)	مراق	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۱)	ایھنیما	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۲)	ہسٹریا	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۳)	بدہضمی	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۴)	چکر آنا (دوران سردرد)	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۵)	ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۶)	گھبراہٹ کا دورہ	(سیرت المہدی ۵۵/۲)
(۱۷)	حافظہ کی کمزوری	(مکتوباتِ احمدیہ ۲۱/۵)

یہ ذہنی، فکری اور جسمانی بیماریوں کا معجون مرکب مرزا غلام قادیانی جس نے برطانوی دورِ حکومت میں حاکمِ وقت تاج برطانیہ کے زیرِ سایہ حضور ختمی مرتبت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے تاج ختم نبوّت کو چُرانے کی ابلیسی کوشش کی۔ مرزا جی نے مختلف اور متضاد دعوے کر کے قصرِ اسلام میں دراڑیں ڈالنے کا مکروہ حربہ استعمال کیا۔ مسلمانوں کے قلوب و بواطن سے دولتِ ایمان چھیننے کی کوشش کی۔ لیکن یہ حضورِ پُرنور شافع یوم النشور ﷺ کی خاتمیتِ نبوت و رسالت کی حقانیت تھی کہ جونہی مرزا غلام قادیانی نے اپنے مذموم اور مکروہ عزائم کا اظہار کرنا شروع کیا تو اس کے ساتھ

ہی علمائے اسلام اور عوام مسلمین نے اُس کا ہر میدان میں ایسا تعاقب کیا کہ زمین اس کے لیے تنگ ہوگئی۔

مرزا کے مذہبی ارتداد و کفریہ دعاوی کے بیان سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کے لٹریچر کی صورت میں قادیانی برطانوی محبتوں، مودتوں اور وفاؤں کا ایک مختصر جائزہ لے لیا جائے تاکہ اس کا مذہبی پس منظر اور تاجِ برطانیہ کی فدویانہ خدمت گزاریوں کا ایک نقشہ قاری کے سامنے آجائے اور یوں اس کی شخصیت کا کوئی بھی پہلو کسی کی نظروں سے اوجھل نہ رہے۔

حکومت برطانیہ اور مرزا غلام قادیانی:

متحدہ ہندوستان میں برطانوی حکومت اور مرزائیت، ان کے خاندان پر انگریز بہادر کی نوازشات اور انگریزی حکومت کے استحکام کے لیے مرزا اور اس کی جماعت کی خدمات ایک ایسا موضوع ہے جس پر بحث کرنے کے لیے ایک مقالہ نہیں بلکہ کئی دفتر درکار ہیں۔ یہاں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں، جن کو دیکھ کر اہل عقل و دانش خود اندازہ لگالیں گے کہ ان دونوں دشمنان اسلام کی آپس میں محبت کا عالم کیا تھا اور یہ کہ مرزا جی نے کس کس طرح نمک حلالی کرتے ہوئے حق غلامی ادا کیا ہے؟

عالم مغرب اور یورپین لوگوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ پوری دنیا پر حکومت قائم کرلیں۔ اس لیے ان کی یہ پالیسی ہے ”لڑاؤ اور حکومت کرو“۔ جس کی ماضی اور حال میں بھی متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ 1857ء میں برصغیر میں مسلمانوں سے اقتدار چھین لینے کے بعد یہاں بھی انہوں نے یہی پالیسی اختیار کی اور بڑی کامیابی کے ساتھ اس پر عمل کیا۔

ہندوستان چونکہ اقوام و مذاہب کا ایک گھنا جنگل ہے جس میں دنیا کا ہر مذہب اور اس کے

Marfat.com

پیروکار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب برطانوی سامراج نے اپنے اقتدار کے پنجے یہاں جما لیے تو اب اس نے اپنی مخصوص پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اپنے جبری اقتدار کو مضبوط کرنے کے لیے یہاں بھی ایک طرف تو مختلف قوموں کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑایا۔ چنانچہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے مقابلہ پر تھے تو دوسری طرف مسلمانوں کے اندر اس نے اپنے زرخرید اور تابع مہمل لوگوں کے ذریعے نئے نئے فتنے کھڑے کیے، نئے نئے فرقوں کو وجود میں لایا۔ جنہوں نے مسلمہ عقائد اسلامیہ سے ہٹ کر قرآن وحدیث اور اسلاف امت سے الگ نئے نئے عقیدوں کو وضع کیا۔ امت کے مسلمہ اور مجمع علیہ عقائد پر کفر و شرک کی پھبتی کسی۔

مقام نبوت اور شان رسالت کے حوالے سے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نبی ﷺ کو بڑا بھائی قرار دیا جانے لگا، علم نبوت کو جانوروں اور چوپاؤں سے تشبیہ دے کر خاصہ ءنبوت علم غیب کا انکار کیا گیا۔ نسبت و تعظیم اولیاء کو شرک قرار دیا جانے لگا۔ کوئی معجزات نبوت کا منکر تھا تو کوئی سنت رسول ﷺ کی آئینی اور تشریحی و تشریعی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہا تھا اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ حضور پر نور شافع یوم النشور امام الاولین والآخرین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے بعض نامی گرامی اور جبہ و دستار میں ملبوس لوگوں نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ درج ذیل خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا اور یہ کہا گیا:

> ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے بعد ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر اس مقام پر ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا، اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟''

Marfat.com

''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''(۱)

''بعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں ہے بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔''(۲)

مرزا غلام قادیانی جس نے اسی سوچ اور فکر کے ماحول میں آنکھ کھولی اور تربیت پائی تھی اس نے اپنے نسبی اور فکری آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انگریزی حکومت کے استحکام کے لیے عملی کوششیں کیں اور دوسری طرف فکری آباؤ اجداد (اساتذہ جو بدعتی، نو پیدا شدہ فرقوں سے تعلق رکھتے تھے) کی پیروی کرتے ہوئے مسلمہ عقائد اسلامیہ کے اندر رخنہ اندازی کا مکروہ دھندا سرانجام دیا۔

مرزا غلام قادیانی نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے سب سے پہلے انگریز اور اس کی حکومت کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا تا کہ مسلمانان ہند جو علماء و مشائخ کی قیادت میں انگریز کے غاصبانہ اقتدار کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شجاعت اور بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے شہادتوں کی انمٹ تاریخ مرتب کر رہے تھے، اس کو ختم کر دیا جائے۔ مرزا نے جہاد کو حرام اور مجاہدین کو فسادی اور باغی قرار دیا۔ اس نے اپنے عقیدہ و خیال کا اشتہارات اور کتابوں کے ذریعہ خوب پرچار کیا، جیسا کہ خود مرزا کا اپنا بیان ہے:

(۱) تحذیر الناس، مولانا قاسم نانوتوی، ۳۔۱۳۔۲۳

(۲) دافع الوسواس فی اثر ابن عباس: ۱۶ بحوالہ سازشوں کا دیباچہ

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں اور میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''(۱)

جہاد کو حرام قرار دینے کے علاوہ مرزا نے انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ان کی حکومت کو رحمت اور خود کو اس کے لیے پناہ اور تعویذ قرار دیا:

''سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے، تمہارے لیے برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے، پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔''(۲)

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو کہ مرزا گورنمنٹ برطانیہ کو اپنی وفاداری اور اطاعت کیشی کا یقین

---

(۱) تریاق القلوب، ص ۲۷-۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵، ص ۱۵۵-۱۵۶ مطبوعہ ربوہ سن ندارد

(۲) مجموعہ اشتہارات ۳/ ۵۸۴ مطبوعہ الشرکت الاسلامیہ ربوہ

Marfat.com

دلاتے ہوئے رقمطراز ہے:

''پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان کی خدمت میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ اُن کو دکھ پہنچاوے اور تو اُن میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔''(۱)

مرزا کا مذہب:

انگریز کی دشمن اسلام حکومت سے محبت اور اُس کی اطاعت کرنا مرزا غلام قادیانی کے خود ساختہ مذہب کا ایک لازمی مقصد اور بنیادی جز تھا۔ جیسا کہ اس کا اپنا بیان ہے، ملاحظہ ہو:

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''(۲)

انگریز سے یہ غیر مشروط وفاداری مرزا کو ورثہ میں ملی تھی۔ چنانچہ وہ اس امر کا اعتراف کرتے

---

(۱) نور الحق، حصہ اول ص ۴۴-۴۵ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۴۴-۴۵ مطبوعہ لاہور ۱۳۱۱ھ بار اول

(۲) شہادت القرآن، روحانی خزائن ۳۸۰/۶ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ سن ندارد

Marfat.com

ہوئے اپنی مختلف کتابوں میں لکھتا ہے:

''سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔''(۱)

جہاد حرام ہے:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے کہ مرزا نے برطانوی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے اسے مستحکم کرنے اور مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو ختم کرنے کے لیے جہاد اسلامی کو حرام قرار دیا اور لکھا کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(۱) مجموعہ اشتہارات، ۲/۲۱، مرزا قادیانی اشتہار نمبر ۱۸۷، ص ۱۹۸، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ

Marfat.com

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد(۱)

حرامی اور بدکار آدمی:

مرزا غلام قادیانی مجاہدین اسلام کو بدکار اور حرامی قرار دیتے ہوئے ایک جگہ پر لکھتا ہے:

''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔''(۲)

انگریز کی چاپلوسی:

مرزا جی نے جس انداز سے برطانوی عہد میں انگریز حکمرانوں اور ملکہ برطانیہ وکٹوریہ کی خوشامد کی ہے، اس پر اگر اسے خوشامد اور چاپلوسی کا ''بے تاج بادشاہ'' کہا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں ہوگی۔ ذیل میں صرف چند ضروری اقتباسات مع حوالہ جات درج کیے جاتے ہیں، ورنہ مرزا کی کتابوں میں انگریز کی خوشامدانہ تحریرات، اقتباسات کو اگر جمع کیا جائے تو پورا ایک دفتر تیار ہو جائے اور پھر یہ تضیع اوقات کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ اس لیے صرف پانچ اقتباسات بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔

حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست:

مرزا جی برطانوی حکمرانوں کے نام ایک درخواست میں لکھتے ہیں:

---

(۱) تحفہ گولڑویہ: روحانی خزائن ۱۷/۷۷ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ سن ندارد

۲) شہادت القرآن، روحانی خزائن، ج ۶ ص ۳۸۰ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ سن ندارد

''جبکہ ہماری محسنہ گورنمنٹ ہر ایک طبقہ اور درجہ کے انسانوں کی بلکہ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز خدا کے بندوں کی ہمدردی کر رہی ہے۔یہاں تک کہ اس ملک کے پرندوں، چرندوں اور بے زبان مویشیوں کے بچاؤ کے لیے بھی اس کے عدل گستر قوانین موجود ہیں اور ہر ایک قوم اور فرقہ کو مساوی آنکھ سے دیکھ کر ان کی حق رسی میں مشغول ہے تو اس انصاف اور داد گستری اور عدل پرستی کی خصلت پر نظر کر کے یہ عاجز بھی اپنی ایک تکلیف کے دفع کے لیے حضور گورنمنٹ عالیہ میں یہ عاجزانہ عریضہ پیش کرتا ہے اور پہلے اس سے کہ اصل مقصود کو ظاہر کیا جائے،اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیر خواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیر خواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی علمداری سے آج تک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ تھے اور دلی جان نثار تھے کہ وہ تمام حکام جوان کے وقت میں اس ضلع میں آئے،سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں۔''(۱)

مسلمانوں کا فرض:

آگے بڑھتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں:

''بیس برس کی مدت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی ،عربی،اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ

(۱) تریاق القلوب، روحانی خزائن، ۱۵: ۴۸۷

Marfat.com

مسلمانوں کا فرض ہے، جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خوانی مہدی کے انتظار وغیرہ کے بے ہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے، دست بردار ہو جائیں اور اگر وہ اس غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو کم از کم یہ ان کا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ محسنہ کے ناشکر گزار نہ بنیں اور نمک حرامی سے خدا کے گنہگار نہ ٹھہریں۔"(۱)

مزید ملاحظہ ہو:

"سو مجھ سے پادریوں کے مقابل جو کچھ وقوع میں آیا ہے یہی کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے اور دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنا دیا ہے۔ اول: والد مرحوم کے اثر نے، دوم: اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، سوم: خدا تعالیٰ کے الہام نے۔"(۲)

غرض یہ کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ انگریز کی غلامی اور وفاداری میں گزار کر خوب حق نمک ادا کیا۔ انگریزی حکومت کی وفاداری ہی اس کا مقصد زندگی تھا جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے:

---

(۱) تریاق القلوب، ص ۳۶۰، روحانی خزائن ۴۸۸/۱۵ مطبوعہ نظارت اشاعت ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) تریاق القلوب ص ۴۹۱

Marfat.com

''دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں۔۔جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔''(۱)

مرزائیت کے اس سیاسی پس منظر کے بعد اب ذرا اس کے مذہبی عقائد و نظریات اور رجحانات پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالیں اور اس کے بعد فیصلہ کیجئے کہ کیا اس شخص کو مسلمان اور اس کی تحریک یا جماعت کو ''اسلامی جماعت'' قرار دیا جا سکتا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

عقائد

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی عقائد:

جھوٹے مدعیان نبوت کا آغاز اگرچہ زمانہ نبوت میں ہی ہو گیا تھا اور پھر عہد خلافت راشدہ میں بھی ایسے سیاہ باطن ظاہر ہوتے رہے ہیں مگر اسلام اور مسلمانوں کو جو نقصان مرزا قادیانی نے پہنچایا ہے وہ کسی اور نے نہیں پہنچایا۔ مرزا کی فریب کاری ملاحظہ ہو کہ اس نے جو بھی شیطانی چال چلی اس کو "الہام الٰہی" کی مقدس اصطلاح کے پردے میں لپیٹ کر روحانیت کے ملمع کے ساتھ پیش کیا جس سے سادہ لوح مسلمان دھوکہ کھا کر اس کے دام تزویز میں پھنس گئے۔

یوں جب اس نے حواریوں کا ایک اچھا خاصا گروپ اپنے اردگرد اکٹھا کر لیا تو اب اس نے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات اور ملت اسلامیہ کے مجمع علیہ عقائد و نظریات سے بغاوت کی راہ

---

(۱) اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق مشمولہ شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی، روحانی خزائن جلد ۶

Marfat.com

اختیار کرتے ہوئے اپنے جھوٹے دعووں کے ذریعے من گھڑت اور کفریہ وارتدادیہ نظریات اور خیالات کی اشاعت شروع کردی۔اس طرح اس نے براہ راست انگریزی اقتدار کی چھتری کے نیچے بیٹھ کر اور برطانوی حکومت کے سرمایہ کے بل بوتے پر جو قادیانی علم الکلام ترتیب دیا،اس کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔اس لیے کہ ان کے بغیر قادیانیت کی حقیقت کو سمجھنا مشکل ہے اور یہ کہ یہی وہ امور ہیں جن کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے اندر مرزا غلام قادیانی اور اس کی جماعت کے ان خیالات کے باعث سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد اور ارتداد پر مبنی نظریات کو جاننا اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے معاشرے میں ایک یہ سوچ بھی پائی جاتی ہے کہ مرزائی نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور یہ کہ ان کے اخلاق بڑے اچھے ہیں وغیرہ وغیرہ تو پھر ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

اس سوچ کے پیچھے اکثر اور عام طور پر قادیانی لوگوں کا وہ پروپیگنڈا ہوتا ہے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔کبھی اس کو حقوق انسانی کا مسئلہ بنا کر پیش کرتے ہیں تو کبھی اسے آزادی اظہار رائے اور آزادی مذہب کا مسئلہ بنا کر پیش کرتے ہیں۔اگر یہ نہ ہو تو پھر اسے مولویوں کا مسئلہ بنا دیتے ہیں کہ یہ سب علماء کا کیا دھرا ہے۔یوں وہ ایک خام ذہن اور ناپختہ سوچ کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی ناسمجھی کی بنا پر دولت ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

آیئے!مرزائیت کو اس کے آئینے میں دیکھئے اور پھر انصاف کریں کہ حقیقت کیا ہے؟مسلمان علماء وعوام سچے ہیں یا قادیانی لوگ؟فیصلہ ہر غیر جانبدار اور انصاف پسند انسان کے ضمیر پر چھوڑا جاتا ہے۔

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی میدان میں:

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلامیانِ ہند اپنی سیاسی بالادستی کھودینے کی وجہ سے شدید ذہنی اضطراب میں مبتلا تھے اور وہ پھر سے اپنے احیاء کے لیے کسی مردِ خدا کے منتظر تھے جو انہیں اس قلق اور پریشانی سے نجات دلا سکے۔ چنانچہ اس صورت حال اور مسلمانوں کی نفسیاتی کیفیت کو دیکھ کر مرزا کے چالاک ترین رفیق سفر حکیم نور دین بھیروی نے اسے دعوائے مسیحیت کرنے کا مشورہ دیا کہ اگر وہ اس طرح کریں تو وہ احیائے ملت کا بہت بڑا کارنامہ بھی سرانجام دیں گے اور قوم بہ دل و جان ان کا خیر مقدم بھی کرے گی۔ یوں مرزا قادیانی جو پہلے ہی ذہنی طور پر اس قسم کے انوکھے کارنامے کے لیے پر تول رہا تھا، حکیم نور دین کے مشورے نے اس کے ذہنی پروگرام کے لیے مہمیز کا کام دیا اور انہوں نے ''تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی'' کی مثل قصرِ نبوت میں نقب زنی کے کیا کیا دعوے کئے اور کیا کیا جتن کئے۔ ان سب کی تفصیل میں جائے بغیر برطانوی نبی کے اس تدریجی سفر کے مختلف مراحل بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) مصلح و مجدد (۲) مہدی (۳) مثیل مسیح

(۴) مسیح موعود (۵) فضیلت بر مسیح

(۶) دعوائے نبوت و رسالت (صراحتاً) (۷) ظلی و بروزی محمد ﷺ

(۸) عین محمد ﷺ (۹) فضیلت بر محمد ﷺ

قادیانی افکار کا مختصر جائزہ:

مرزا قادیانی چونکہ اپنے ذہن میں ایک مکمل پروگرام رکھتا تھا، اس لیے اس نے خانہ ساز نبوت و رسالت کی دوکان کو چمکانے کے لیے ملت اسلامیہ کے ساتھ ہر عقیدے اور ہر مسئلے میں اختلاف

کیا۔امت کے اجماعی اعتقادات کے خلاف اپنی من پسنداور ہوس پرستانہ ذہنی رائے کا اظہار کیا اور یوں ملت کے اندر افتراق وانتشار کو راہ دی۔

آیئے !ذیل میں بنیادی اسلامی عقائد کے حوالے سے مرزا قادیانی کے خودساختہ اورنوایجاد اعتقادات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

تقدیس رسالت کی پامالی:

اسلام کی تاریخ میں اگرچہ کئی بدبختوں نے دعویٰ نبوت کیا لیکن شائد اس دلیری اور دریدہ ذہنی کے ساتھ تقدیس رسالت پر حملے کسی نے نہیں کیے ہوں گے اور نہ چادر نبوت کی عظمت کو اس طرح پامال کیا ہے جس طرح مرزا قادیانی جہنم مکانی نے کیا۔ابلیس کے نمائندے اور مخالفین اسلام کے ایجنٹ متنبیٰ قادیان نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے حوالے سے ایسی ایسی روح فرسا تحریریں لکھیں کہ قلم تحریر میں لاتے ہوئے کانپتا ہے، دل خون کے آنسو بہاتا اور روح قفس سے پرواز چاہتی ہے۔لیکن قوم وملک اور دین وملت کے اس بدترین دشمن اور اس کی ذریت کے ان کفریہ اور الحاد پرمبنی عقائد وخیالات کو اگر عامۃ الناس کے سامنے پیش نہ کیا جائے تو غلامی رسول ﷺ کا حق ادا نہیں ہوگا۔اس لیے نہ چاہتے ہوئے اور ذہن وضمیر پر بوجھ محسوس کرنے کے باوجود اس کے زہریلے قلم سے نکلی ہوئی چند عبارات نقل کی جاتی ہیں تاکہ غلامان مصطفیٰ ﷺ ان دین کے دشمنوں اور ایمان کے ڈاکوؤں سے دولت ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

مرزا کی روحانیت نبی اکرم ﷺ سے اعلیٰ ہے۔(معاذ اللہ)

''حق یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی روحانیت اس زمانے (مرزا قادیانی کے زمانے) میں پہلے سے زیادہ قوی، اکمل اور اشد ہے۔''(۱)

---

(۱) خطبہ الہامیہ: ۱۷۴ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۱۶/۲۷۲ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Marfat.com

سب سے اونچا تخت:

''آسمان سے بہت سے تخت اترے لیکن میرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا ہے۔''(۱)

تمام انبیاء کے کمالات کا جامع:

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب کے سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سب سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ اور عیسیٰ ہے۔''(۲)

آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

''ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ میں خدا کی سب راہوں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔''(۳)

حرف حرف کفر:

''نبی پاک ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔''(معاذ اللہ)(۴)

---

(۱) حقیقت الوحی: ۹۲ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) ملفوظات احمدیہ جلد دوم ص ۲۰۱ مطبوعہ ضیا الاسلام پریس ربوہ

(۳) کشتی نوح ص ۶۳ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۶۱ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۴) اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

Marfat.com

قرآن مجید کی توہین

نبوت ورسالت کی توہین کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی نے کلام الٰہی قرآن مجید کی بھی دل کھول کر توہین کرتے ہوئے اس میں لفظی ومعنوی دوقسم کی تحریفات بھی بڑی بے دردی کے ساتھ کیں۔ ملاحظہ کیجئے:۔

لفظی تحریف:

وجاهدو باموالكم وانفسكم فی سبيل الله.(۱)

مرزا کی تحریف کردہ: ان يجاهدوا فی سبيل الله باموالهم وانفسهم(۲)

كل من عليهافان ويبقى وجه ربک(۳)

مرزا کی تحریف: كل شئى فان ويبقى وجه ربک(۴)

معنوی تحریف:

مرزا غلام قادیانی نے قرآن مجید کی آیات کریمہ بالخصوص وہ آیات جو سرور عالم حضور ختمی مرتبت ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئیں ہیں، اس کثرت کے ساتھ تحریفات کی ہیں کہ برسات کے موسم میں کبھی اتنے حشرات الارض بھی نہیں نکلے ہوں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

---

(۱) سورۃ توبۃ: ۴۱

(۲) اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ: ۹۴ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان

(۳) الرحمٰن، ۲۶/۵۵

(۴) ازالہ اوہام: ۳۶۱ مطبوعہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

Marfat.com

(۱) مجھے الہام ہوا: ''انا اعطیناک الکوثر ''یعنی اے مرزا! ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔'' (معاذ اللہ) (۱)

(۲) الہام ہوا: ''توسراجاً منیراً'' ہے یعنی چمکتا ہوا چراغ ہے۔ (معاذ اللہ) (۲)

(۳) الہام ہوا: ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین'' (معاذ اللہ) (۳)

اہل بیت اطہار کی توہین:

''کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے۔ حسینؓ جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔'' (معاذ اللہ) (۴)

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت اور زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (۵)

پوری ملت اسلامیہ پر فتویٰ کفر:

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہو گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔'' (معاذ اللہ) (۶)

---

(۱) تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۲۸۱ مطبوعہ الشرکۃ اسلامیہ لمیٹڈ ربوہ (۲) ایضاً

(۳) ایضاً ص ۳۹۶

(۴) نزول المسیح ص ۱۰۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۷۷ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۵) ملفوظات مرزا قادیانی، جلد اول، ص ۴۰۰، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۶) مجموعہ اشتہارات جلد اول اشتہار نمبر ۲۲۳، اشتہار معیار الاخیار ص ۳۹۴ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

رنڈیوں کی اولاد:

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (معاذاللہ)(۱)

مرد سور اور عورتیں کتیاں:

''میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''(۲)

مسلمانوں کی طرف سے ردعمل:

ابتداء میں تو مرزا غلام قادیانی نے اپنے آپ کو ایک مبلغ اسلام اور مصلح کے طور پر پیش کیا تھا۔ چنانچہ اس کے اس طرح کے دعاوی سے متاثر ہو کر عام لوگوں نے اس کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک اس کے حمایت اسلام کے نعروں کے فریب میں آ کر بعض نیم خواندہ دینی طبقہ بالخصوص غیر مقلدین علماء وعوام نے اس کی توصیف میں زمین وآسمان کے قلابے ملانا شروع کر دیئے۔ مگر جیسے جیسے مرزا کے عقائد ونظریات منظر عام پر آنے لگے تو اس کے ساتھ ہی مرزا کی کفر اور ارتداد پر مبنی کتب کا پردہ سرکنے لگا۔ آہستہ آہستہ مرزائی تبلیغ واصلاح کے ڈھول کا پول کھلتا گیا۔ مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر اہل سنت، اہل تشیع، دیوبندی، اور غیر مقلدین کے اکابر واصاغر نے تحریر وتقریر کے میدان میں خم ٹھونک کر مرزا غلام قادیانی اور اس کی جماعت کا مقابلہ کیا۔ مرزا کا ایک طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے مخالفین کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دیتا۔ لیکن میدان

---

(۱) آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد۵ ص ۵۴۸، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) نجم الہدیٰ ص ۵۳۔ روحانی خزائن جلد۱۴ ص ۵۳ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

میں نہیں آتا تھا اس کے باوجود علمائے اسلام نے اس کے ہر طرح کے چیلنج کو قبول کیا لیکن مرزا کبھی بھی میدان مناظرہ میں آیا اور نہ ہی مباہلہ کی جرأت کر سکا۔

جہاں تک رد قادیانیت اور تردید مرزائیت کے حوالے سے تقاریر اور خطابات کا معاملہ ہے تو ان کا ریکارڈ ایک جگہ اکٹھا کرنا تو ناممکنات میں سے ہے لیکن اس مسئلہ میں تحریری ریکارڈ بڑی حد تک محفوظ ہے۔ نقطہ نظر کے اختلاف کے باوجود "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان" کے کارکنان بہر طور لائق تبریک ہیں کہ محترم اللہ وسایا صاحب نے "قادیانیت" کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت" کے نام سے بڑی جامع کتاب مرتب کر کے اس موضوع پر لکھنے پڑھنے اور مطالعہ کا شوق رکھنے والے اہل علم کے ذوق کی تسکین کا سامان کیا ہے۔ بلاشبہ اس موضوع پر اب تک ہزاروں کتب لکھی اور چھاپی گئی ہیں۔

ذیل میں قارئین کی ضیافت علمی کے لیے ایک مختصر فہرست کتب دی جا رہی ہے۔ جسے پڑھ کر اس میدان میں علماء اسلام کی قلمی خدمت کا اندازہ لگانا ایک عام قاری کے لیے آسان ہو جائے گا۔

فہرست کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	تحقیقات دستگیریہ فی رد اغلوطات براہینیہ	مولانا غلام دستگیر قصوری		۱۸۸۲ء/۱۳۰۳ھ
۲	فتح الرحمانی بدفع کید قادیانی	ایضاً		۱۸۹۶ء/۱۳۱۴ھ

Marfat.com

۳	رجم الشیاطین براغلوطات ابراہین	ایضاً		۱۸۸۲ء/۱۳۰۲ھ
۴	الصارم الربانی علی اسراف قادیانی	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی		۱۸۹۷ء/۱۳۱۵ھ
۵	جزاء اللہ عدوہٗ باباہ ختم نبوت	ایضاً		۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ
۶	شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح	پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی		۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ
۷	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی		۱۹۰۲ء/۱۳۳۰ھ
۸	قہر الدیان علی مرتد بقادیان	مولانا حسن رضا خان بریلوی		۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ
۹	اشد العذاب علی مسلیمۃ الپنجاب	مرتضیٰ حسن چاند پوری		۱۹۲۸ء/۱۳۴۱ھ
۱۰	الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی	مولانا اشرف علی تھانوی		۱۹۱۴ء
۱۱	ہدیۃ المہدی	وحید الزمان حیدر آبادی		۱۹۰۷ء/۱۳۲۵ھ
۱۲	خاتم النبیین	سید محمد علی مونگیری		

Marfat.com

۱۳	ختم رسالت	مولانا محمد بخش مسلم بی اے	لاہور	
۱۴	خاتم الانبیاء	مولانا سیف الاسلام		
۱۵	فتنہ انکار ختم نبوت	پیر محمد کرم شاہ بھیروی	لاہور	۱۹۸۴ء
۱۶	المبین ختم النبیین	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی		۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ
۱۷	ختم نبوت	ملک محمد اکبر خان ساقی		۱۹۶۸ء
۱۸	تردید قبر مسیح اور کشمیر	بابو پیر بخش		
۱۹	سیف چشتیائی	پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی		۱۹۰۰ء
۲۰	اسلام کی فتح اور مرزائیت کی تازہ ترین شکست	بابو پیر بخش		۱۹۱۹ء
۲۱	الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح	ایضاً		۱۹۲۴ء
۲۲	لا مہدی الّا عیسیٰ	ایضاً		
۲۳	تائید اسلام ماہانہ رسالہ	ایضاً		۱۹۳۲ء
۲۴	تفریق درمیان اولیاء امت	ایضاً		۱۹۲۶ء
۲۵	حرف محرمانہ	ڈاکٹر غلام جیلانی برق		۱۹۵۴ء
۲۶	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور	بار نہم

Marfat.com

۲۷	قادیانی مقدمہ	ایضاً		
۲۸	قادیانی قول وفعل	ایضاً		
۲۹	قادیانی موومنٹ	ایضاً		۱۹۵۵ء
۳۰	قادیانیت (انگریزی)	علامہ محمد اقبال		
۳۱	الکاویہ علی الغاویہ (دو جلد)	مولانا محمد عالم آسی امرتسری	امرتسر	۱۹۳۳ء
۳۲	ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت'' کراچی، ختم نبوت نمبر	مفتی سید شجاعت قادری	کراچی	۱۹۷۲ء اگست خاص نمبر
۳۳	قادیانی چکر چن بش ور	پروفیسر محمد الیاس برنی		۱۹۵۷ء
۳۴	مرزائی حقیقت کا اظہار	مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی		۱۹۲۹ء
۳۵	مرزائی لاریب غیر مسلم ہیں	خلیل احمد قادری		۱۹۸۸ء
۳۶	کرم الٰہی بجواب انعام الٰہی	مفتی عزیز احمد		۱۹۵۲ء
۳۷	السیف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ	محمد عبد الحفیظ القادری		۱۹۳۴ء
۳۸	توہین رسالت کی سزا	حاجی نواب دین		۱۴۰۶ھ
۳۹	مرتد کی سزا	محمد انور قریشی		
۴۰	قصر مرزائیت پر ایک بم	سلطان احمد فاروقی		۱۹۷۴ء

Marfat.com

۴۱	قادیانی کفریات	محمد اقبال اظہری		۱۹۷۴ء
۴۲	مرزا قادیانی کی کہانی	ایضاً		۱۹۷۴ء
۴۳	قادیانی مسئلہ	ایضاً		۱۹۷۴ء
۴۴	کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی	مولانا ابوالحسنات قادری	لاہور	
۴۵	قادیانیت کے مختلف پہلو	عبدالحمید قادری		
۴۶	ہفت روزہ ''رضوان'' لاہور ''ختم نبوت نمبر''	سید محمود احمد رضوی	لاہور	۱۹۵۲ء
۴۷	عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	لاہور	۱۹۹۵ء
۴۸	عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی	ایضاً	لاہور	۱۹۸۹ء
۴۹	مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت	ایضاً	لاہور	۱۹۸۹ء
۵۰	مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ	ایضاً	لاہور	۱۹۸۹ء
۵۱	عقیدہ ختم نبوت اور مرزائے قادیانی کا متضاد موقف	ایضاً	لاہور	۱۹۸۹ء

Marfat.com

۵۲	مفاتیح الأعلام	مولانا محمد انوار اللہ خاں		
۵۳	خطبہ صدارت ختم نبوت کانفرنس	صاحبزادہ سید فیض الحسن		۱۹۵۱ء
۵۴	مقیاس النبوۃ (تین جلدیں)	مولانا محمد عمر اچھروی	لاہور	
۵۵	برق آسمانی برخرمن قادیانی	مولانا ظہور احمد بگوی		۱۹۳۲ء
۵۶	تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء	مولانا عبدالستار خان نیازی	لاہور	۱۹۵۷ء
۵۷	القول الفاصل بین الحق والباطل	محمد غوث سعید		۱۳۲۴ھ
۵۸	گستاخی رسول کے دو رخ مرزا قادیانی اور شیطان رشدی	احمد میاں حمادی		۱۹۸۸ء
۵۹	ماہنامہ ''ضیائے حرم لاہور'' تحریک ختم نبوت نمبر	پیر محمد کرم شاہ	لاہور	دسمبر ۱۹۷۴ء
۶۰	قادیانی کذاب	مفتی رفاقت حسین کانپوری	کانپور بھارت	۱۹۵۳ء
۶۱	فتنہ قادیان	سید محمود احمد رضوی	لاہور	
۶۲	الہامات مرزا	مولانا ثناء اللہ امرتسری		۱۹۸۸ء

Marfat.com

٦٣	عقائد مرزا	ایضاً	امرتسر	١٩٢٨ء
٦٤	علم کلام مرزا	ایضاً	امرتسر	١٩٣٢ء
٦٥	عجائبات مرزا	ایضاً	امرتسر	١٩٣٣ء
٦٦	قادیانیت	مولانا ابوالحسن علی ندوی		١٩٥٤ء
٦٧	قادیانی حساب	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور	
٦٨	مطالعہ احمدیت اور دعوت انصاف	پروفیسر محمد الیاس اعظمی	لاہور	٢٠٠٦ء
٦٩	ذات محمدی اور نبوت محمدی پر قادیانیوں کا ڈاکہ	غلام حسین کلیانوی		
٧٠	ختم نبوت	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	لاہور	٢٠٠٨ء
٧١	قادیانی دھرم	مفتی عبدالواجد قادری		
٧٢	الظفر الرحمانی فی کشف القادیانی	مفتی غلام مرتضیٰ		
٧٣	حیات عیسیٰ علیہ السلام	محمد نعیم اللہ خان قادری		٢٠٠٣ء
٧٤	ارشاد فرید الزمان متعلق مرزائے قادیان	مولانا غلام جہانیاں		
٧٥	تازیانہ عبرت	مولانا کرم دین بھیں		

Marfat.com

۷۶	قادیانی سیاست	مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش	لاہور	۱۹۵۱ء
۷۷	محاسبہ	ایضاً	لاہور	۱۹۵۴ء
۷۸	مسئلہ ختم نبوت	علامہ سید محمود احمد رضوی	لاہور	
۷۹	سازشوں کا دیباچہ	رائے محمد کمال	لاہور	
۸۰	قادیانی امت اور پاکستان	ایضاً	لاہور	۱۹۸۹ء
۸۱	مرزا طاہر کے نام کھلا خط	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	لاہور	۱۹۸۸ء
۸۲	تصدیق المسیح	مولانا فقیر محمد جہلمی		۱۹۰۲ء
۸۳	مرزائیت کا جال	مولانا کرم الدین دبیر		۱۹۰۱،۲ء
۸۴	نیام ذوالفقار علی برگردن خاطی مرزائی	قاضی فضل احمد لدھیانوی		۱۹۰۷ء
۸۵	ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ انواریہ	علامہ انوار اللہ خاں دکن	حیدر آباد دکن	۱۹۱۴ء
۸۶	معیار المسیح	خواجہ ضیاء الدین سیالوی		۱۹۱۱ء

Marfat.com

۸۷	فتویٰ درتردید دعاوی مرزا قادیانی	مولانا ارشاد حسین رامپوری		۱۸۹۶ء
۸۸	حجۃ الجبار	سید محمد عبدالجبار		۱۹۰۰ء
۸۹	الالہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح (عربی)	علامہ غلام رسول امرتسری	امرتسر	۱۸۹۳ء
۹۰	مخزن رحمت برقادیانی دعوت	قاضی فضل احمد لدھیانوی		۱۹۲۶ء
۹۱	تحریک قادیان (حصہ اول)	سید حبیب احمد مدیر "سیاست"	لاہور	۱۹۳۳ء
۹۲	خاتم المرسلین ﷺ	حافظ محمد مظہر الدین رمداسی		۱۹۳۷ء
۹۳	اتمام الحجۃ عن اعراض عن الحجۃ	مولانا اصغر علی روحی	لاہور	
۹۴	مرزا قادیانی کی حقیقت	مولانا اصغر علی قادری	سیالکوٹ	۱۹۷۵ء
۹۵	لا نبی بعدی	سید محمد امین علی نقوی	فیصل آباد	۱۹۸۸ء
۹۶	عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت	صادق علی زاہد	ملتان	۱۹۹۶ء
۹۷	مسئلہ ختم نبوت	مولانا غلام علی اوکاڑوی		

Marfat.com

۹۸	مشاہدات قادیان	مولانا عنایت اللہ چشتی	ملتان	۱۹۸۷ء
۹۹	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبدالغنی پٹیالوی	ملتان	جنوری ۱۹۸۸ء

برطانیہ ساز قادیانی نبوت کے خلاف علماء اسلام کی علمی و قلمی تاریخ کی یہ ایک مختصر جھلک ہے، جو بطور نمونہ پیش کی گئی ہے۔ علماء حق نے اس قلمی جہاد کے ساتھ عوامی و سیاسی سطح پر بھی ''تحفظ ناموس ختم نبوت'' کے لیے نہ صرف تحریری میدان میں معرکہ حق و باطل کو جاری رکھا بلکہ انہوں نے خارزار سیاست میں بھی اتر کر اس فریضہ کو سرانجام دیا۔

یہاں یہ حقیقت بھی ریکارڈ پر رہنی چاہیے کہ عوامی اور سیاسی سطح پر مرزائیت کے خلاف سب سے پہلی درزوردار آواز حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھائی تھی، جبکہ اس وقت کے علماء قادیانیت اور اس کے عقائد پر فتویٰ کفر لگا چکے تھے مگر ان کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ علماء کے طبقے کی طرف سے ابھی تک نہیں کیا گیا تھا۔

اگست 1947ء میں جب ہندوؤں اور انگریزوں کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر حضرت قائداعظمؒ کی قیادت اور فکر اقبالؒ کی روشنی میں پاکستان کی صورت میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی اور آزاد مملکت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھری تو اس کے ساتھ ہی پوری دنیا میں مسلمانوں کو ایک نیا حوصلہ ملا۔ اس وقت برطانوی سامراج کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ملت اسلامیہ کو ایک نیا جذبہ اور ولولہ تازہ ملا اور انہوں نے آزادی کی تحریکیں شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ سامراج اور اس کے ایجنٹ اس نوزائیدہ مملکت کو کمزور بلکہ ختم کرنے کے درپے ہو گئے۔ انہوں نے روز اول سے ہی اس کے خلاف سازشوں کے جال بننا شروع کر دیئے اور اس آزاد ملک کی بننے والی پہلی کابینہ میں برطانیہ کے نمک خوار اور ایجنٹ سر ظفر اللہ خاں کو جو قادیانی جماعت کا ایک سرگرم رکن اور حکومت برطانیہ کا قابل

Marfat.com

اعتماد شخص تھا، کو وزیر خارجہ مقرر کروا کر اپنی سازشوں میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔ اس طرح پورے عالم کفر نے مل کر پاکستان کی سیاسی اور نظریاتی سرحدوں کو کھوکھلا کرنا شروع کر دیا۔

یاد رہے کہ اسی ظفر اللہ خاں نے ملت پاکستان کے سب سے بڑے محسن اور اس مملکت کے بانی اور پہلے گورنر جنرل حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر جب پوری پاکستانی قوم پر غم واندوہ اور مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا، ہر آنکھ اشک بار اور ہر دل فگار تھا اور قوم کا ہر پیر و جواں اپنے محبوب قائد کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے بے تاب تھا اور اس کو اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتا تھا۔ سر ظفر اللہ خاں نے اپنی مخصوص کفریہ فکر کے باعث الگ کونے میں بیٹھ گیا اور اس نے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ صحافیوں اور عالمی میڈیا کے سوال پر اس نے کمال ڈھٹائی کے ساتھ یہ جواب دیا تھا کہ:

> ''مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا ایک کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیجئے۔ اس لیے میں نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔''

سر ظفر اللہ خاں کی اس بات پر قادیانیت کا اصل چہرہ بے نقاب ہو کر پوری قوم کے سامنے آ گیا تھا۔ یہ اور اس قسم کے دیگر واقعات نے پورے ملک میں آگ لگا دی تھی۔ چنانچہ واقعات کے تسلسل کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و مشائخ، سیاسی کارکنوں اور عام لوگوں نے مل کر ''تحریک ختم نبوت'' کا آغاز کیا تو شمع ختم نبوت کے پروانوں نے اپنے آقائے ولی نعمت، حضور ختمی مرتبت نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے قربانیوں کی لازوال داستان رقم کی۔ اس سے پہلے ''تحفظ ختم نبوت'' کے حوالے سے پاکستان بلکہ پورے برصغیر میں کوئی ایسی تحریک نہیں اٹھی تھی۔ اس تحریک میں قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا تھا۔

Marfat.com

عزائم

Marfat.com

Marfat.com

پاکستان اور قادیانیت

پاکستان اور قادیانیت کے موضوع پر بحث کے لیے درج ذیل پہلوؤں کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

☆ قادیانیت کا سیاسی پس منظر

☆ مسلم لیگ، کانگریس اور قادیانیت

☆ تحریک پاکستان (۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۷ء)

☆ قیام پاکستان کے بعد قادیانیت کا کردار

قادیانیت کا سیاسی پس منظر

مذہبی واعتقادی پہلو سے قطع نظر قادیانیت دراصل ایک سیاسی تحریک تھی جس کو ہندوستان کی برطانوی حکومت نے اپنے مخصوص سیاسی عزائم کی تکمیل اور طرفین یعنی انگریزی حکومت ومرزا خاندان کے مفادات کے حصول کے لیے شروع کیا اور پھر اس کی خوب پرورش کی۔ جیسا کہ خود بانی تحریک قادیانیت اور ان کے مبلغین کی اپنی تحریروں سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے، آیئے اس اجمال کی تفصیلات کا مطالعہ کریں۔

برطانوی حکومت کی بے چینی کا اصل سبب

ایسٹ انڈیا کمپنی اور پھر تاج برطانیہ نے سونے کی چڑیا ہندوستان کو شکار کرنے کے لیے اکبری عہد میں جس سفر کا آغاز کیا تھا اور اس چڑیا کو پھنسانے کے لیے جو ہمرنگ زمین جال بنے تھے، آخر کار ۱۸۵۷ء میں اس کو شکار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔

Marfat.com

شکست ان کا مقدر ٹھہری تو بھوک، ننگ اور افلاس نے ان کو اپنے بے رحم پنجوں میں جکڑ لیا تھا۔ صدیوں تک عزل ونصب کے شاہانہ اختیارات رکھنے والی قوم اب وقت کے پنجہ استبداد میں چیخ اور چلا رہی تھی۔ اس کے مقابل کل کے محکوم اور رعایا ہندو جو عددی اعتبار سے بھی بھاری اکثریت رکھنے والی قوم تھی۔ برطانوی اقتدار کے سایہ تلے مسلمانوں سے اپنے مذعومہ مظالم کا بدلہ لینے کے لیے آتش انتقام میں جل رہی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ انگریز نے اگرچہ ہندوستان کے اقتدار پر قبضہ کر کے مسلمانوں کے جسموں پر تو فتح حاصل کر لی مگر وہ مسلمانوں کے دل وایمان پر قبضہ کرنے میں ہمیشہ ناکام رہا ہے۔

اس لیے پورے برصغیر کے سیاہ وسفید کا مالک بن جانے کے باوجود مسلمانوں کا جذبہ جہاد ہمہ وقت اس کے لیے سوہان روح بنا رہا ہے۔ مسلمانوں کے شوق شہادت نے انگریز کے دن کے چین، رات کے آرام اور دل کے سکون کو بے قراری اور اضطراب کی نذر کیے رکھا ہے۔ وہ ۱۸۵۷ء کے مجاہدین کی لازوال شہادت کی داستانوں سے یہ حقیقت نوشہ دیوار پڑھ چکا تھا کہ اس راکھ کے ڈھیر میں ابھی وہ چنگاریاں دبی ہوئی ہیں جو تھوڑی سی موافق ہوا سے شعلہ جوالہ بن کر برطانوی قصر اقتدار کو خاکستر کر سکتی تھیں۔ انگریز شمع شہادت کے ان پروانوں کے اسی جذب وجنون سے خائف تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی عقل اور دانش سے حقیقت حال کو بھانپ لیا تھا کہ جہاد اور شہادت کے اس مذہبی جذبے کو ریاستی تشدد سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس کی عقل عیار نے اسے فیصلہ دیا کہ اس مذہبی جذبے کو مذہب کے ذریعہ ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ یوں اس نے مذہبی سوداگروں کو تلاش کرنا شروع کیا تو اسلام کی آستین میں چھپے ہوئے اور جبہ ودستار میں ملبوس بہت سے سانپ اس سپیرے کے ہاتھ لگ گئے۔

کسی نے عظمت توحید کی آڑ میں شان رسالت ﷺ میں تنقیص ثابت کرنے کے لیے

Marfat.com

دلائل گھڑنا شروع کر دیئے تو کسی نے مقام ولایت پر تنقید کرنے کو اصل دین قرار دینا شروع کیا، کہیں خصائص نبوت کا انکار کیا جانے لگا تو کہیں مثلیت و نظیریت کا شور اٹھنے لگا، بانی قادیانیت بھی انگریزوں کے دریافت کردہ انہی سانپوں میں سے ایک سانپ تھا جو تقریباً ڈیڑھ صدی سے ملت اسلامیہ کے جسم وجاں اور روح و ایمان کو ڈس رہا ہے۔

یہ کوئی الزام نہیں کہ جسے قادیانی حضرات مسترد کر سکیں بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کو انگریز اور قادیانی دونوں فریق تسلیم کرتے ہیں۔ آیئے! اس حوالے سے چند تاریخی حوالہ جات اور اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

معروف مورخ وکیل انجم لکھتے ہیں:

> ''انگریز بہادر نے برصغیر پر اپنی حکمرانی کی طنابیں مضبوطی سے قائم رکھنے کے لیے ہندوستان کی قوموں میں ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی اختیار کی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مسلمانوں میں نئے نئے فتنے کھڑے کیے۔ ان فتنوں میں مرزائیت کا خود ساختہ مذہب بھی انگریزوں کی گھٹیا ترین پروڈکشن تھی۔ جس کا مقصد مسلمانوں کی قوت کو منتشر اور پارہ پارہ کرنا تھا۔''(۱)

مرزا خاندان نے کس حد تک انگریز کی طرفداری کی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہی مصنف لکھتا ہے:

> ''۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اس خاندان کا ریکارڈ سکھوں کے تعاون سے زیادہ روشن اور بھاری تھا۔ مرزا غلام مرتضیٰ نے سینکڑوں آدمی اور اپنا بیٹا غلام قادر حریت پسندوں کی سرکوبی کے لیے نکلسن کے حوالے کر رکھا تھا جنہوں نے

(۱) وکیل انجم، سیاست کے فرعون، ص ۲۷۲، مطبوعہ فیروز سنز لاہور طبع اول ۱۹۹۲ء

Marfat.com

مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے اور انہیں گرفتار کر کے اذیت ناک سزائیں دیں۔ان غداریوں کے صلہ میں جنرل نکلسن نے غلام قادر کو تعریفی سٹیفکیٹ عنایت کیے۔قادیان فیملی نے اپنے ضلع میں وفاداری کے حوالے سے کسی اور خاندان کو نمایاں نہ ہونے دیا۔ان کی دی ہوئی اطلاعات گرداسپور کے ضلع میں حریت پسندوں کو کچلنے کے لیے بے حد معاون ثابت ہوئیں۔"(۱)

وکیل انجم کے اس اقتباس کا خلاصہ یہ ہوا کہ قادیان کا مرزا خاندان انگریزوں کا جاسوس اور ایجنٹ تھا جو حریت پسندوں کی مخبری پر معمور تھا۔

ممکن ہے کہ احمدی قادیانی حضرات وکیل انجم کے اس بیان کو مخالفانہ پروپیگنڈہ اور قادیانیت کے ایک دشمن کی طرف سے الزام تراشی قرار دیں۔اس لیے ضروری ہے کہ داخلی شہادت کے طور پر خود جماعت کے بانی سربراہ کا تحریری قول بھی پیش کر دیا جائے تا کہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے، ملاحظہ ہو:

مرزا جی کا اقبالی بیان

"چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریز کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض سے

(۱) وکیل انجم، سیاست کے فرعون، ص ۲۷۳، مطبوعہ فیروز سنز لاہور طبع اول ۱۹۹۲ء

Marfat.com

تجویز کیا گیا تاکہ اس میں ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے۔ وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائیگا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔"(۱)

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو جس میں مرزا اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"میں سنتا ہوں کہ ہمیشہ خلاف واقعہ خبریں میری نسبت پہنچانے کے لیے ہر طرف سے کوشش کی جاتی ہے، حالانکہ آپ لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ میں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں ہوں۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی

(۱) مرزا غلام قادیانی، مجموعہ اشتہارات، جلد۲ ص ۲۲۷

Marfat.com

کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں اور میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائیتں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ ایسا امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔‘‘(۱)

اقبالی ڈگری

ذرا غور کریں بھلا اس سے بڑھ کر اور کون سی شہادت ہو سکتی ہے کہ بانی قادیانیت خود اس بات کے اقراری ہیں کہ ’’وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں‘‘ موصوف کا اپنا بیان ملاحظہ ہو جو انہوں نے ایک درخواست کی صورت میں انگریز گورنر کے سامنے تحریری صورت میں پیش کیا۔

---

(۱) تریاق القلوب، ص ۲۷-۲۸، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵، ص ۱۵۵-۱۵۶ مطبوعہ ربوہ سن ندارد

Marfat.com

''سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔''(۱)

نتیجہ بحث یہ نکلا کہ

☆ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا خاندان جدی پشتی طور پر اور ابتداء سے ہی برطانیہ کا نمک خوار اور زر خرید خاندان ہے۔

☆ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

☆ انگریزی حکومت کی خوشنودی کے لیے مرزا خاندان مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلتا رہا ہے۔

☆ مرزا اور اس کی جماعت مجاہدین کی مخبری کر کے انگریزی جاسوس کا کردار ادا کرتا رہا ہے اور اس مقصد کے لیے اس نے خصوصی نقشے تیار کیے تھے۔

☆ مرزا کے نقطہ نظر سے جہاد کرنے والے اور اس کی ترغیب دینے والے سب احمق اور بے

---

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی، مجموعہ اشتہارات، ج ۳، ص ۲۱

وقوف تھے۔

مرزا خاندان اور برطانوی عنایات

انگریز مصنف مسٹر گریفن نے اپنی کتاب روسائے پنجاب میں حکومت برطانیہ کی ان نوازشات وعنایات کو پوری تفصیل سے بیان کیا ہے جو اس نے اپنے غلام قادیان کے اس خاندان پر کی تھیں۔ اس کے علاوہ وکیل انجم اور دیگر مصنفین نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ذیل میں انتہائی اختصار کے ساتھ مرزا خاندان پر برطانوی حکومت کی نوازشات کا ایک تجزیہ پیش کا جاتا ہے، اسے پڑھیے اور پھر فیصلہ کیجئے یہ کون لوگ ہیں اور ان کے عزائم ومقاصد کیا ہیں؟

تعریفی سرٹیفکیٹ

حکومت برطانیہ کی طرف سے مسلمانوں سے غداری اور انگریزوں سے وفاداری کے صلہ میں جواب محبت کے طور پر مرزا خاندان کو مختلف اوقات میں تعریفی سرٹیفکیٹ اور چٹھیاں دی گئیں۔ جن کا ذکر خود مرزا نے اپنی مختلف کتب میں کیا ہے۔ ان میں سے صرف ایک خط ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جو بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء کو رابرٹ کسٹ بہادر کمشنر لاہور نے مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی کے نام لکھا

> ''تہور وشجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشد
> از انجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت وخیر خواہی ومدد دہی سرکار دولتمد ارانگلشیہ درباب نگاہداشت سواراں وبہم سانی اسپاں بخوبی بمنصہ ظہور پہنچی اور شروع مفسدہ سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے اور باعث خوشنودی سرکار رہوا۔ لہٰذا بجلدی اس خیر خواہی وخیر سگالی

(۱) آئینہ کمالات اسلام: روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۸، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) نجم الہدیٰ ص ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۵۳، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Marfat.com

کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے۔"(۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد کی وفات پر فنانشل کمشنر پنجاب نے اپنے تعزیتی خط میں لکھا

"مشفق و مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان

آپ کا خط ۲ ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ حضور ایں جناب میں گزرا۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہم کو بہت افسوس ہوا۔ مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریزی کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا۔ ہم آپ کی خاندانی لحاظ سے اسی طرح پر عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ وفادار کی کی جاتی تھی۔ ہم کو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔" (المرقوم ۲۹ جون ۱۸۷۶ء الراقم سررابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب)(۲)

سرکاری عہدے اور مراعات

مسلمانوں کے ساتھ غداری کے صلہ میں مرزا خاندان نے سکھ عہد اور برطانوی دور حکومت دونوں زمانوں میں خوب مفادات حاصل کیے۔ ملت فروشی اور قوم دشمنی کے نتیجہ میں اس خاندان کے مختلف افراد کو منفعت بخش عہدوں سے نوازا گیا۔ صرف ایک تاریخی حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

"غلام مرتضیٰ کی موت ۱۸۷۶ء میں واقع ہوئی، ان کی موت کے بعد غلام

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی، کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۶

(۲) مرزا قادیانی شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج ۶ ص ۳۸۷

Marfat.com

قادر خاندانی معاملات کے سربراہ بنے۔اس نے مقامی انتظامیہ سے تعاون کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔وہ کچھ عرصہ گورداسپور ڈسٹرکٹ آفس میں سپریڈنٹ کے عہدے پر بھی کام کرتا رہا ان کا بیٹا لڑکپن میں فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمد کو منشی بنا لیا۔سلطان احمد نے نائب تحصیل دار کے عہدے سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور ترقی پاتے پاتے وہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر تعینات ہو گیا۔انہیں قادیان کا نمبردار بھی بنا دیا گیا لیکن مرزا سلطان کو انگریز بہادر نے خاں بہادر کے خطاب کے علاوہ منٹگمری میں ۵ مربعے زمین دی۔ان کی موت ۱۹۳۰ء میں ہوئی۔ان کی موت کے بعد خاندان کے معاملات ان کے بڑے بیٹے مرزا عزیز کے پاس چلے گئے ،انہیں خاندانی خدمات کے صلہ میں اسسٹنٹ کمشنر بنا دیا گیا۔خاں بہادر سلطان احمد کے چھوٹے بیٹے مرزا رشید کو سندھ میں انگریز کی طرف سے الاٹ کی ہوئی زمین کی ذمہ داریاں ادا کرنا پڑیں۔انعام الدین جو نظام دین کے بھائی تھے وہ رسالدار کی حیثیت سے فوج میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور خاص طور پر محاصرہ دہلی کے دوران وفاداری کے ثبوت میں درجنوں بیگناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔“(۱)

زمینوں کے نذرانے

حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد مرزا بشیر الدین کو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ چنا گیا۔اس کے دور میں اس جماعت پر انگریز کی عنایات کی بارش کس طرح ہوئی۔اس کی ایک جھلک وکیل انجم کی کتاب کی روشنی میں دیکھئے۔

(۱) وکیل انجم، سیاست کے فرعون، ص ۲۷۳

Marfat.com

''مولوی نورالدین کے بعد بشیرالدین احمدی تحریک کے خلیفہ نامزد ہوئے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے تھے۔ مرزا بشیرالدین کی قیادت میں احمدی تحریک نے بہت زور پکڑا اور وہ تنظیمی حوالے سے ہندوستان کی ایک قوت بن گئی۔ انگریزوں کے خلاف سیاسی بدامنی کا مظاہرہ ہوا اور عوام نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر رکھی تھی تو مرزا بشیر احمد نے انہیں بھرپور امداد کی اور ان کے نیجر انگریزوں کو ضروری معلومات فراہم کرتے رہے۔ 1919ء تک پنجاب میں آنے والے تین گورنروں اور تین وائسراؤں نے مرزائیوں کی وفاداری اور ان کے عملی تعاون کی تحریری تعریف کی جو کہ ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ ان کے دوسرے بھائی مرزا بشیر احمد، مرزا شریف احمد ان کے کزن مرزا گل محمد نے بھی ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ انہیں خدمات کے صلہ میں 1500 ایکڑ اونے پونے اور 2500 ایکڑ تعلق داری میں دے دی۔ علاوہ ازیں ضلع منٹگمری میں 15 مربعے اور 5 ہزار ایکڑ سندھ میں دیئے گئے۔ اس طرح یہ خاندان انگریز کی مسکراہٹوں کے سائے میں پلتا رہا اور مالی فائدے ان کی جھولی میں انگریز کی وساطت سے گرتے رہے۔ یہ سب انعامات مسلمان قوم کو گمراہ کرنے کے صلہ میں تحفے تھے۔(۱)

ربوہ کی جاگیر

ابھی بانی پاکستان حضرت قائداعظم کا کفن بھی میلا نہ ہوا تھا کہ مرزائیت نے اپنے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے تھے۔ ابھی آبادکاری کا مرحلہ جاری تھا کہ لاہور سے مغرب کی جانب قادیانی مرکز کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔

---

(۱) وکیل انجم، سیاست کے فرعون، ص ۲۷۴

رائے محمد کمال کے الفاظ میں

"لاہور سے بجانب مغرب سرگودھا روڈ پر ایک معروف قصبہ ربوہ واقع ہے یہ قادیانی امت کا دوسرا بڑا مرکز ہے اسے چنیوٹ سے چند فرلانگ سڑک کے کنارے پہاڑیوں کے دامن میں بڑے سلیقے سے آباد کیا گیا۔ ربوہ کی 1033 ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی انگریز گورنر فرانس موڈی کی خاص دلچسپی سے قادیانی جماعت کو عطا کی گئی ایک آنہ فی مرلہ میں سودا طے ہوا تھا، 29 نومبر 1949ء کو باقاعدہ انتقال اراضی ہوا۔"(۱)

یاد رہے کہ یہی وہ ربوہ ہے جہاں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کی قبر پر آج بھی یہ عبارت کندہ ہے۔

"جب حالات سازگار ہو جائیں تو میری میت کو یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کیا جائے۔ جماعت پر فرض ہے کہ وہ میری اس وصیت پر ہر لحاظ سے پورا پورا عمل کریں۔"(۲)

مرزا بشیر الدین کی یہ وصیت قیام پاکستان کے حوالے سے قادیانیوں کے سیاسی فلسفے کی وضاحت کے لیے کافی ہے۔ اس لیے کہ دشمن قوم وملت اور غدار دین نے آج تک پاکستان کو ایک خود مختار اسلامی مملکت کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ہمیشہ یہ خواہش ہی نہیں کوشش بھی رہی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو وہ اس مملکت خداداد کو ختم کر کے بھارت کا ایک حصہ

---

(۱) منظور احمد شاہ آسی: موضع ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟ پاکستان کے اندر سٹیٹ در سٹیٹ، ص ۵۱، بحوالہ رائے محمد کمال، سازشوں کا دیباچہ، ص ۱۹۳

(۲) رائے محمد کمال، سازشوں کا دیباچہ، ص ۱۹۴

Marfat.com

بنا دیں۔ تفصیلات آئندہ سطور میں آ رہی ہیں۔

مسلم لیگ کانگریس اور قادیانیت

انڈین کانگریس ۱۸۸۵ء میں جب معرض وجود میں آئی تو اس کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد برطانوی مفادات کا تحفظ بھی تھا لیکن حالات زمانہ نے ہندو سیاسی راہنماؤں کو اس موڑ پر لا کھڑا کیا تھا کہ انہوں نے اس کے پلیٹ فارم سے برطانوی سامراج سے ہندوستان کی آزادی کی تحریک شروع کر دی۔ اب نقشہ یوں تھا کہ انگریز اور کانگریسی لیڈر آمنے سامنے تھے۔ اسی دوران تحریک خلافت، تحریک موالات، تحریک ہجرت وغیرہ بھی اٹھیں تو یہ بھی سب برطانوی حکومت کے خلاف تھیں۔ مسلمان اور ہندو دونوں ان میں شامل تھے۔ یہ تحریکیں اور استخلاص وطن کی تحریک برطانوی حکمرانوں کے لیے سوہان روح بن چکی تھیں۔ اس لیے انگریز بہادر نے اپنے ہر مخالف وہ ہندو تھا یا مسلمان۔ اس کا تعلق کانگریس سے تھا یا وہ مسلم لیگ سے وابستہ تھا کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ مطالبہ آزادی کے جرم کی پاداش میں انہیں سخت اذیتیں اور عبرتناک سزائیں دیں۔

جب اہل ہند انگریز سے آزادی کے لیے جدوجہد میں مشغول تھے اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی اس کی ذریت اور اس کے پیروکاروں کی جماعت ان حریت پسندوں کے خلاف انگریزی حکومت کو ہر طرح کی امداد دینے، حریت پسندوں کی مخبری و جاسوسی کرنے میں مشغول شریعت غلامیہ کا اہم فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

بانی قادیانیت کی انگریز نوازی سے متعلق اہم اور ضروری اقتباسات تو گذشتہ اوراق میں گزر چکے ہیں۔

---

(۱) آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۸، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) نجم الہدیٰ ص ۵۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۵۴ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Marfat.com

اب ذرا بالخصوص مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی اور اس کے دیگر بیٹوں کے سیاسی چہرے بھی دیکھئے کہ وہ کس طرح اپنے باپ کے سیاسی مشن کی تکمیل کرتے ہیں اور سنت غلامیہ ادا کرتے ہیں کس طرح برطانوی حکمرانوں کی خوشامد اور چاپلوسی کرتے ہیں؟

ناظم امور خارجہ قادیان کا اپنی جماعت کو خط

ناظم امور خارجہ قادیان نے اپنی بیرونی جماعتوں کے نام ایک خاص چٹھی ارسال کی۔ جس میں انہیں خصوصی ہدایات جاری کی گئیں، اس چٹھی کے یہ فقرات بطور خاص قابل غور ہیں۔

''اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہیے اور کانگریس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز کو اطلاع دیتے رہیں۔ اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو یا کانگریسی خیالات رکھتا ہو تو اس کا بھی خیال رکھیں اور یہاں قادیان اطلاع دیں۔''(۱)

انگریزوں سے ہندوستان کی آزادی کو شورشیں قرار دیتے ہوئے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کہتا ہے۔

''میں نے پھر بھی کانگریس کی شورشیں کے وقت میں ایسا کام کیا ہے کہ کوئی انجمن یا فرد اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ اگر میں اس وقت الگ رہتا تو یقیناً ملک میں شورش بہت زیادہ ترقی کر جاتی اور یہ صرف میری ہی راہنمائی تھی جس کے نتیجہ میں دوسری اقوام کو بھی جرأت ہوئی اور ان سے کئی کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوگئیں۔''(۲)

---

(۱) اخبار الفضل قادیان، ج ۱۸، نمبر ۱۰، ص ۹، مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء

(۲) خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ج ۱۸ نمبر ۱۳۷ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء

Marfat.com

کانگریس سے متعلق خلیفہ قادیان کے اس طرزِ عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہوری گروپ کا اخبار پیغام صلح اپنی ۲۳؍جون ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''آج کل کانگریس والوں کو جہاں گورنمنٹ سے مقابلہ ہے وہاں قادیانیوں کا سامنا بھی ہے اور بیچارے سخت مشکل میں آئے ہیں گاؤں گاؤں گھوم پھر کر قادیانی مبلغین کانگریس کے پروپیگنڈے کو بے اثر بنا رہے ہیں۔ وعظوں اور لیکچروں کے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق دیا جا رہا ہے اور اولی الامر منکم کی تفسیر کے دریا بہائے جا رہے ہیں۔ غرض گورنمنٹ کی سختیوں اور قادیانیوں کی بوالعجبیوں نے کانگریس والوں کو تو ان دنوں بد حال کر رکھا ہے۔''(۱)

لاہوری گروپ کا قادیانی گروپ کی سیاسی پالیسی پر مندرجہ بالا تبصرہ کو گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کہا جاتا ہے۔ چونکہ دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہیں۔ اسی لیے طریقہ واردات بھی دونوں کا ایک ہے اور مقصد بھی ایک ہے۔ جھگڑا ہے تو فقط مالی منفعت اور دنیوی مفاد کا۔ اس کے علاوہ لاہوری اور ربوہ گروپ دونوں میں کوئی اور فرق نہیں ہے۔

مسلم لیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں

مسلم لیگ کا قیام ۱۹۰۶ء میں عمل میں آیا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں واصل جہنم ہو گیا تھا۔ یعنی مرزا قادیانی کی موت کے وقت مسلم لیگ کی کل عمر تقریباً ڈیڑھ سال تھی۔ ابھی وہ زیادہ پھیلی نہیں تھی مگر مرزا قادیانی اس سے اتنی چھوٹی سی عمر میں بھی بہت خائف محسوس ہوتا تھا۔ صوبے کے ایک انگریز افسر اور مرزا قادیانی کی ایک ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے میاں محمود احمد

(۱) پیغام صلح، ۲۳جون ۱۹۳۰ء

Marfat.com

کہتا ہے:

''ایک دفعہ صوبہ کے بڑے افسر سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔ یوں تو آپ کسی کے پاس نہ جایا کرتے تھے لیکن انہیں اپنا مہمان سمجھ کر چلے گئے۔ ان دنوں گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ مسلم لیگ سے گورنمنٹ کو فائدہ پہنچے گا۔ ان افسر صاحب نے حضرت (مرزا) صاحب سے پوچھا کہ آپ کا مسلم لیگ سے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اسے نہیں جانتا خواجہ (کمال الدین) چونکہ اس کے ممبر تھے۔ انہوں نے اس کے حالات عجیب پیرائے میں آپ کو بتائے۔ فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ سیاست میں دخل دیں۔ صاحب بہادر نے کہا کہ مرزا صاحب مسلم لیگ کوئی بری چیز نہیں بلکہ بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بری کیوں نہیں ایک دن یہ بھی بڑھتے بڑھتے بڑھ جائے گی۔ صاحب بہادر نے کہا مرزا صاحب شاید آپ نے کانگریس کا خیال کیا ہوگا۔ لیگ کا حال کانگریس کی طرح نہیں۔ کیونکہ کسی کام کی جیسی بنیاد رکھی جاتی ہے ویسا ہی اس کا نتیجہ نکلتا ہے کانگریس کی بنیاد چونکہ خراب رکھی گئی تھی۔ اس لیے وہ مضر ثابت ہوئی لیکن مسلم لیگ کے تو ایسے قواعد بنائے گئے ہیں کہ اس میں باغیانہ عنصر پیدا نہیں ہوسکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج آپ کا یہ خیال ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد لیگ بھی وہی کام کرے گی جو آج کل کانگریس کر رہی ہے۔'' (۱)

(۱) اقتباس در تقریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء مندرجہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ جنوری ۱۹۲۰ء شمولہ پروفیسر محمد الیاس برنی قادیانیت کا علمی محاسبہ ص ۶۴۶

Marfat.com

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ آخر وہ وجوہ واسباب کیا تھے؟ جس کی بناپر قادیانیوں نے اس حد تک بڑھ کر انگریز کے ساتھ وفاداری کا ثبوت فراہم کیا۔

قادیانی حضرات کا انگریزی حکومت کی اس قدر چمچہ گیری کا اصل سبب یہ تھا کہ وہ اپنے تئیں یہ یقین کئے بیٹھے تھے کہ برطانوی سامراج کے بعد قادیانی سامراج اپنے غیر ملکی آقاؤں کی سرپرستی میں برصغیر کے سیاہ وسفید کا مالک بن جائے گا اور یوں اپنے انگریزی نبی کی جھوٹی نبوت کے نظام کو عملی طور پر نافذ کریگا لیکن یہ اہل ہند کی خوش نصیبی تھی کہ قدرت ایزدی نے ان کو کفر کے اس زرخرید غلام اور خودنوشتہ پودا کے منحوس سائے سے محفوظ رکھا، چنانچہ چیف جسٹس منیر کی رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں قادیانیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء کے آغاز تک قادیانیوں کی بعض تحریروں سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ نہ تو ایک ہندو دنیاوی حکومت یعنی ہندوستان کو اپنے لیے پسند کرتے تھے اور نہ پاکستان کو منتخب کر سکتے تھے۔ (۱)

پاکستان اور قادیانیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ جبہ و دستار میں ملبوس اور منبر پر بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول کہنے والے ملت کے اقلیتی گروپ نے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی اس مملکت خداداد پاکستان کی پرزور مخالفت کی یوں قادیانیوں اور نظریہ پاکستان کے مخالفین تکلف برطرف علمائے دیوبند مجلس احرار، جماعت اسلامی وغیرہ اور منکرین ختم نبوت پیروکاران مرزا غلام قادیانی نے مسلم لیگ

(۱) رپورٹ تحقیقاتی عدالت، ص ۲۰۹

Marfat.com

اور برصغیر کے مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی مخالفت کے جوش میں اپنا پورے کا پورا سیاسی وزن ہندو نواز کانگریس کے پلڑے میں ڈال دیا تھا۔ پھر یہ لوگ کانگریس کی حمایت میں یہاں تک گئے کہ یہ کہا جاتا رہا پاکستان تو کیا، پاکستان کی ''پ'' بھی نہیں بن سکتی۔ یہ تو تحریک پاکستان کے دنوں کی بات ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ان طبقوں نے اس زندہ حقیقت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں جب اور جہاں بھی موقع ملتا ہے وہ اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ۱۹۷۷ء کی بات ہے کہ ایک کانگریس ملاں نے سیاسی جماعتوں کے ایک مشترکہ اجلاس میں اپنی پاکستان دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''خدا کا شکر ہے، ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے۔'' یہ جملہ مخالفین پاکستان کے اندر چھپے ہوئے خبث کو پوری طرح نمایاں کرتا ہے۔

بات ہو رہی تھی کہ قادیانیت نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے تقسیم برصغیر کے موقع پر اس لیے شدید اضطراب کا اظہار کیا کہ وہ سمجھتے تھے اس طرح سے مسلمانوں (ان کے بقول غیر احمدی) کو فائدہ پہنچے گا۔ ان کے حقوق کا تحفظ ہو جائے گا۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (باوجود اس کے کہ جسٹس منیر احمد ذاتی طور پر احمدیوں کے بارے میں نرم رویہ رکھتے تھے) کے مطابق قادیانیوں کا پاکستان سے متعلق کیا رویہ تھا۔ تحقیقاتی عدالت کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

> ''جب پاکستان کا دھندلا سا خواب مستقبل کی ایک حقیقت کا روپ اختیار کرنے لگا تو ان کو یہ امر کسی قدر دشوار معلوم ہوا کہ ایک نئی مملکت کے تصور کو مستقل طور پر گوارا کر لیں۔ انہوں نے اس وقت اپنے آپ کو عجب گومگوں کی حالت میں پایا ہوگا کیونکہ نہ تو وہ بھارت کی غیر مذہبی ہندو مملکت کو اپنے لیے چن سکتے تھے، نہ پاکستان کو پسند کر سکتے تھے۔ جس میں فرقہ بازی کے روا رکھے جانے کی کوئی توقع نہ تھی۔ ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے

---

(۱) آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۸، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) انجام آتھم ص ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۵۳، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Marfat.com

کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم بھی ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحدہ کرنے کی کوشش کریں گے۔اس کی وجہ واضح طور پر یہ تھی کہ احمدیت کے مرکز قادیان کا مستقبل بالکل غیر یقینی نظر آ رہا تھا۔جس کے متعلق مرزا بہت پیشگوئیاں کر چکا تھا۔"(۱)

ضلع گورداسپور اور قادیانیت

متحدہ ہندوستان کے مشرقی پنجاب کا ایک ضلع گورداسپور ہے۔تقسیم برصغیر کے وقت کی مسلم وغیر مسلم آبادی تقریباً برابر برابر تھی۔مسلمان صرف ایک فیصد ہی زیادہ تھے۔اس لیے جب تقسیم کا مرحلہ قریب آیا تو مرزا گروپ نے حد بندی کمیشن کو ایک میمورنڈم (یادداشت) پیش کیا اور اس میں قادیانی جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مدفن اور مرکز کو ٹیکن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا۔(۲)

قادیانیوں نے اپنے اس میمورنڈم میں اپنے علیحدہ مذہب سول وفوجی ملازمین کی تعداد اپنی آبادی اور دیگر معلومات فراہم کیں اور اس سے متعلق ایک خاص موقف اختیار کیا۔ یوں مرزائیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے ضلع کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے دیا چنانچہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔

نقصانات

ضلع گورداسپور کے ہندوستان میں شامل کئے جانے پر جو نقصانات اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کو اٹھانے پڑے وہ یہ ہیں۔

---

(۱) رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب، ص ۲۰۹

(۲) صاحبزادہ طارق محمود قادیانیت کا سیاسی تجزیہ، ص ۴۵۸

Marfat.com

☆ کشمیر تک بھارت کی راہ صاف ہوگئی۔ نتیجتاً کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔

☆ پنجاب کے تمام دریاؤں کا منبع کشمیر ہے۔اس کے کٹنے سے پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کی تقسیم ایک مستقل مسئلہ بن گئی۔ اگرچہ ۱۹۴۸ء میں اس مسئلہ کو لے کر ایک معاہدے کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس کے باوجود آئے روز بھارت یہ مسئلہ پیدا کئے رکھتا ہے۔

☆ تحصیل پٹھان کوٹ مسلم اکثریت ہونے کے باوجود بھارت میں شامل کردی گئی۔

پاکستان اور قادیانی راہنما

میاں محمود خلیفہ ثانی قادیان کے مختلف بیانات۔

1)۔ میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور الگ بھی کرنا پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ پھر متحد ہو جائیں۔(۱)

ہندوؤں اور عیسائیوں سے مشارکت

2)۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیے۔(۲)

---

(۱) الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء

(۲) الفضل قادیان ص۲، ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء

میاں محمود کی خواہش

قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ میاں محمود احمد اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

3)۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔(۱)

نیشنل لیگ بمقابلہ مسلم لیگ

20ویں صدی کی دوسری دہائی میں جب مسلم لیگ ہندی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی آئینی جدوجہد کا آغاز کر چکی تھی اور سیاست سے دلچسپی رکھنے والے عام مسلمان کانگریسی ذہنیت سے بیزار مسلم سیاسی راہنما مسلم لیگ کی سٹیج پر جمع ہو رہے تھے تو انہی دنوں میں مرزائی خلیفہ میاں محمود احمد نے مسلمانوں کی نمائندہ سیاسی جماعت کے مقابلے میں ''نیشنل لیگ'' بنا کر عام لوگوں اور بالخصوص اپنی جماعت کے لوگوں کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دینے لگا، چنانچہ اپنی تقریر میں یوں کہا

> ''میں نے اک راستہ بتایا تھا اور وہ نیشنل لیگ کا راستہ ہے۔ جن لوگوں کو قادیانی لحاظ سے نیشنل لیگ میں شامل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں اور اس کے بعد اپنے ہاں سیاسی انجمنیں بنائیں اور مرکزی جماعت سے ان کا الحاق کریں اور اس کے بعد جو میں پہلے کہہ چکا ہوں ان پر عمل کریں۔''(۲)

---

(۱) الفضل قادیان ص ۲، ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء

(۲) اقتباس از تقریر میاں محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان، ج ۲۳، نمبر ۴۵، ص ۴، ۱۶ اگست ۱۹۲۱ء

Marfat.com

مسلم لیگ میں شمولیت کی ممانعت

قادیانیوں نے نیشنل لیگ قائم کر کے مسلمانوں کی سیاسی تحریک کو کمزور کرنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی بلکہ انہوں نے لوگوں کو کھلے عام مسلم لیگ میں شامل ہونے سے بھی منع کیا۔ میاں محمود کا ہی بیان ملاحظہ ہو:

''ہمیں یاد ہے کہ مسلمانوں کے مصلح حقیقی اور دنیا کے سچے ہادی حضرت مسیح موعود مہدی آخر الزماں کے حضور جب اس مسلم لیگ کا ذکر آیا تو حضور نے اس کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تھی۔ پس کیا کوئی ایسا کام جسے خدا کا برگزیدہ محبوب ناپسند فرمائے مسلمانوں کے حق میں سازگار و بابرکت ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو اپنے حقیقی نفع و ضرر کی کچھ فکر ہے تو ایسے فضول مشاغل سے باز رہیں جن کے نتائج نہ ان کو دنیا کا فائدہ دے سکتے ہیں نہ دین کا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کئی سال سے یہ نیشنل کانگریس کی نقل ہوتی ہے اس سے مسلمانوں نے کیا کچھ حاصل کیا ہے۔''(۱)

کانگریس اور مرزائیت

ذرا قادیانیت ملمع سازی اور چالبازی ملاحظہ ہو کہ ایک طرف مسلمانوں کو سیاست سے دور رہنے اور مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے سے منع کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف ہندو مفادات کی علمبردار انڈین نیشنل کانگریس کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہیں اور اس کے راہنماؤں کو استقبالیہ دیئے جا رہے تھے۔ ۱۹۳۶ء پنڈت جواہر لعل نہرو صدر آل انڈیا کمیٹی نے پنجاب کا دورہ کیا تو مسلمانوں نے نہ صرف اس کے دورہ کا بائیکاٹ کیا بلکہ اس کے خلاف احتجاج

---

(۱) اخبار الفضل قادیان، جلد ۳، نمبر ۸۷، مورخہ ۸ جنوری ۱۹۱۶ء

Marfat.com

بھی کیا مگر ارباب قادیان نے اسلام اور مسلمانوں کے اس ازلی دشمن کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ استقبالیہ پیش کیا۔اس موقع پر مسلم لیگ کے خلاف دھواں دھار تقریریں کی گئی اور لیگی راہنماؤں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی گئی۔پنڈت جواہر لعل کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے اور حسب ذیل موٹو جھنڈیوں پر خوبصورتی کے ساتھ آویزاں کئے گئے تھے۔

"Beloved of the nation welcome you long live Jawahir lal."(1)

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اگرچہ بظاہر کامیاب نہ ہوسکی مگر وہ فکری ونظریاتی اور سیاسی طور پر ایسی مستحکم بنیادیں اہل پاکستان کو فراہم کرگئی کہ جن کی بنا پر قائم رہتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں ایسی کامیاب تحریک چلائی کہ بالآخر حکومت وقت کو جمہور اہل اسلام کے مطالبہ کے سامنے سرنگوں ہوتے ہوئے باغیان ختم نبوت، پیروکاران مرزا غلام احمد قادیانی، ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ دونوں کو ۱۹۷۳ء کے آئین میں ایک متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ بعدازاں دیگر اسلامی ممالک نے بھی قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مٹ گئے ، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے ، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

مورخہ ۲۰ اپریل ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک

(۱) اخبار الفضل، ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء، بحوالہ سیاسی تجزیہ، ص ۲۵۲

Marfat.com

No. 91

تو نے پوچھی ہے

حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

فتنہ ملت بیضاء ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے

(علامہ محمد اقبالؒ)

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں بعد از رسول ہاشمی کوئی نبی نہیں

Marfat.com

تعارف قادیانیت

(بانی، عقائد، عزائم)

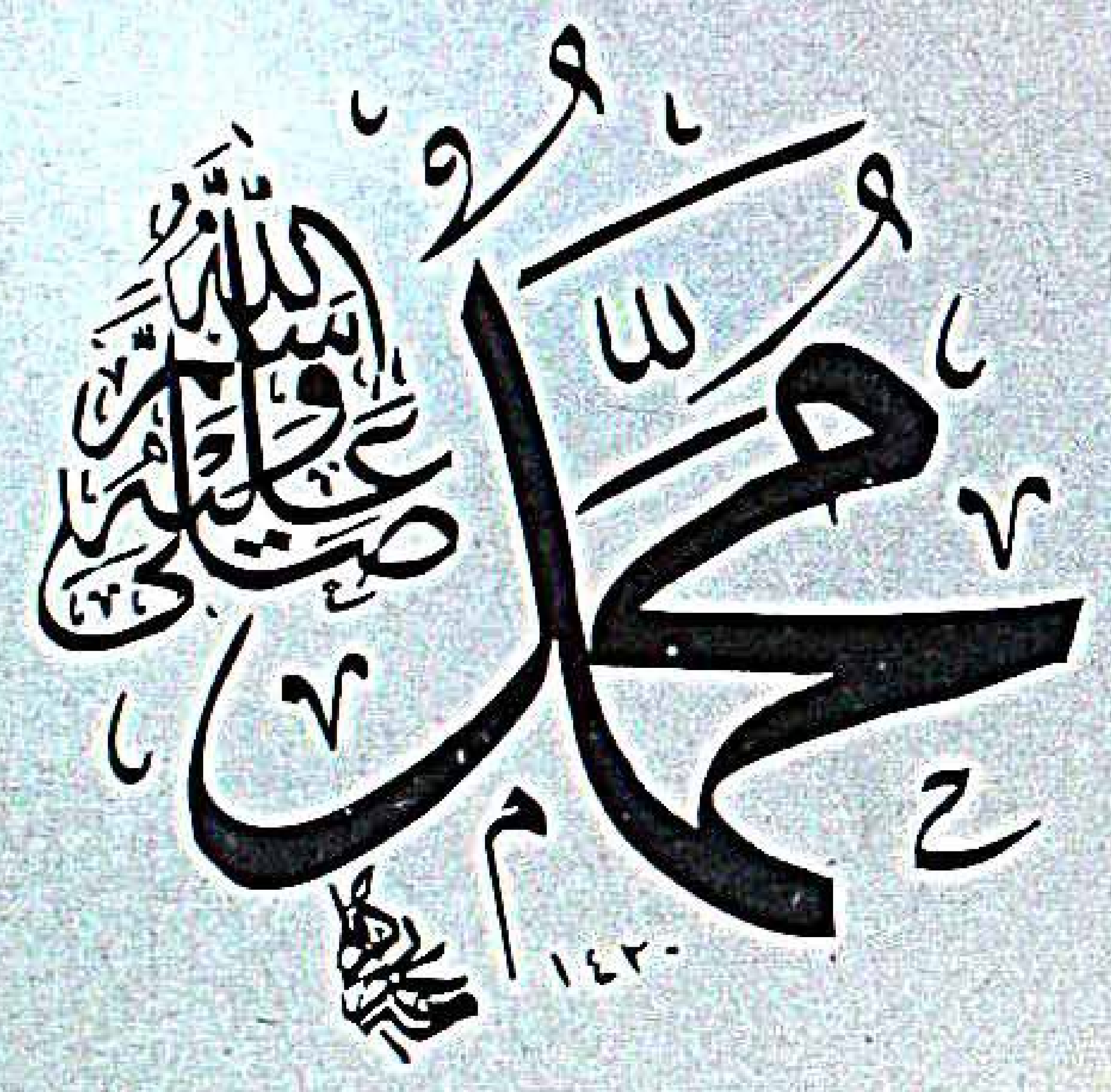

297.87
ت 66 ا
91009

پروفیسر محمد الیاس اعظمی

Marfat.com